رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ Regd. L 288

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودہویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

ان اللہ فلا صرح لکو وقت مسیحہ و ماتہ آعوذ اللہ

# البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں

پچھم باتو گر آئی بہادر قادیان ہیں

ہر ماہ کی انگریزی یکم ۔ ۸ ۔ ۱۶ ۔ ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

Digitized by Khilafat Library

احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی غرض سے اخبار ... ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہو ... اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے ... شاعت بہت قلیل ... ہر ایک کا چارج ۔۔ مینیجر

## دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ما ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد ۔ از ملائک وز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات احمد ... راست ۔ منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

## وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر یہ فقرے کہے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک ابھی چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ بدر پورے معنوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

## ایک تعلق کی ضرورت

ایک شریف آدمی غیر احمدی نے بعض احمدی افراد کے اخلاق کو دیکھ کر اپنی ایک دوشیزہ بالغہ عمر ۱۶ سال خوش شکل حلیم الطبع صوم و صلوٰۃ کی پابند کے نکاح کا ارادہ احمدی جماعت کے کسی ایسے شخص کے ساتھ کیا ہے جو اوصاف ذیل کے موصوف ہو (۱) قوم کا کشمیری ہو۔ (۲) احمدی جماعت کا خاص نمونہ ہو۔ (۳) عمر ۱۸ و بیس سال کے درمیان ہو (۴) وجہ معاش کم از کم ۲۰ روپیہ ماہوار رکھتا ہو۔ (۵) خوش شکل ہو

اس کے متعلق خط و کتابت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان متعینہ پلیگ ڈیوٹی گورداسپور سے کی جاوے

خاکسار عبد الحق احمدی پٹواری مرزا پور تحصیل گورداسپور

## درخواست دعا

ا۔ عاجز کو تین چار کام درپیش ہیں جنکے واسطے احمدی جماعت سے دعا کی التجا ہے

خاکسار۔ بشارت علی خان احمدی سگنلر ڈاکخانہ لعنوانی ضلع حصار

## درخواست نماز جنازہ

البدر کی ایک خریدارہ مسمات برکت بی بی جو کہ ضلع سیالکوٹ میں رہتی تھیں۔ ماہ اپریل میں فوت ہو گئی ہیں۔ میرے مکرم دوست چوہدری مولا بخش صاحب محرر معافیات ضلع سیالکوٹ اور نیز میں خود انکی نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کیلئے احباب احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ نیز مولوی محمد یوسف صاحب احمدی۔ دیدار بخش صاحب۔ منشی محمد ابراہیم صاحب فرزند و دختر دیدار بخش صاحب۔ دختر و اہلیہ محمد ابراہیم صاحب بھی پٹیالہ میں فوت ہو گئی ہیں انکے لئے بھی دعا فرمائی جاوے۔

**جن احباب نے** بعض امور متعلق البدر دریافت کئے ہیں اگر ان کو ابتک جواب نہیں ملا تو وہ سمجھ لیں کہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ارسال کرنیکی وجہ سے جواب نہیں دیا جا سکا۔

ہر ایک صاحب خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس کارخانہ میں کثرت سے خطوط آتے ہوں وہ اس بار کا کیسا متحمل ہو سکتا ہے کہ سب کو جواب اپنے خرچ پر دیوے۔ درحالیکہ کارخانہ ابھی امداد کا محتاج ہو۔

## احمدی شعراء کی خدمت میں التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال فرماویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جونسی نظم عمدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ کامل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی صورت میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(محمد افضل)

## ہمارے بزرگ اس طرف توجہ کریں

احمد نور کابلی کی نسبت میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جب کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں احمد نور کو قوم سے اور قوم کو احمد نور سے انٹروڈیوس کرا دیا ہے تو مجھے ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ میں اس کی تعریف میں خامہ فرسائی کروں۔ اتنا بس ہے اور قوم کی توجہ کے لئے اس سے زیادہ تعریف کی ضرورت بھی نہیں کہ احمد نور حضرت عبد اللطیف شہید کا سچا عاشق شاگرد اور حضرۃ خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی عشق و محبت کا اپنی جماعت میں ایک نمونہ ہیں احمد نور معہ اپنے بڑے بھائی اور اپنے عیال کی ہجرۃ کر کے قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ مکان کی تنگی کی وجہ سے اب تک ان سرد شہر جگہ کے رہنے والوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور آئندہ موسم گرما کی شدت کے دنوں میں ناقابل برداشت صعوبت کا سامنا نظر آتا ہے ان ملاحظات کی وجہ سے یہاں کے بعض گرامی قدر دوستوں نے ان مہاجروں کے لئے ایک مکان بنوانے کی تجویز سوچی ہے جس پر دو سو روپیہ صرف ہوگا جن لوگوں نے اس کار خیر میں چندہ دیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں آپ سب مکرم بزرگ جس قدر جلد ممکن ہو جو کچھ ہو بذریعہ منی آرڈر بنام مولوی محمد علی صاحب ارسال کریں۔ عاجز عبد الکریم۔

حکیم فضل دین صاحب ۵ وصول - میاں غلام غوث صاحب ۲ وصول - سید محمد علیشاہ صاحب ۲۲ - محمد علی صاحب ۵ وصول - محمد صادق ۲ - شیخ یعقوب علی صاحب ۱

## ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے لئے ایک تجربہ کار بی۔ اے پاس کی ضرورت ہے۔ درخواستوں کے ساتھ نقول سندات بمعہ فہرست مضامین جو بی۔ اے۔ اور ایف۔ اے کے امتحانات میں لئے تھے شامل ہونی چاہئے

منیجر تعلیم الاسلام کالج مدرسہ قادیان

ضلع گورداسپور - ۱۳ - اپریل ۱۹۰۴ء

## ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

نوٹ واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان از مقام بارٹی پور کشمیر تحصیل کولگام

## فروخت چشمہ

میں نے امریکا سے ایک چشمہ منگوایا تھا۔ چوڑے سفید شیشے۔ سنہری سیدھی کمانی بند شارٹ سائٹ منفی پونے دو۔ مگر وہ مجھے ٹھیک نہیں آئی۔ اصلی قیمت چھ ڈالر یعنی ۱۹ روپے۔ لیکن بھیجنے والے نے مجھے لکھا ہے کہ بجائے واپس کرنے کے اس کو کچھ کم قیمت پر فروخت کر دیں میرا خیال ہے کہ وہ چار ڈالر یعنی ۱۲ روپے تک منظور کر لیگا اگر کسی کو ضرورت ہو تو راقم کو اطلاع دے اصل خطوط امریکہ کے ملاحظہ کے واسطے بھیجے جاوینگے۔

محمد صادق عفی عنہ قادیان

ضلع گورداسپور ۱۵ اپریل ۱۹۰۴ء

## قول صحیح در تذکرۃ الشہادتین چھپ کر طیار ہو گئی

ہے قیمت وہی ایک آنہ ہے۔ دفتر البدر سے طلب کرو خرچہ ڈاک بذمہ خریدار

## ایک تعلق کی ضرورت

ایک شریف آدمی غیر احمدی نے بعض احمدی افراد کی اخلاق اور دیکھکر اپنی ایک دوشیزہ بالغہ عمر ۱۶ سال خوش شکل حلیم الطبع صوم وصلوٰۃ کی پابند کو نکاح کا ارادہ احمدی جماعت کو کسی ایسے شخص کے ساتھ کیا ہی جو اوصاف ذیل سے موصوف ہو (۱) قوم کا کشمیری ہو۔ (۲) احمدی جماعت کا خاص نمونہ ہو۔ (۳) عمر ۲۵ و بیس سال کے درمیان ہو (۴) وجہ معاش کم از کم ۲۰ روپیہ ماہوار کماتا ہو۔ (۵) خوش شکل ہو

اس کے متعلق خط وکتابت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان شعبہ پلیگ ڈیوٹی گورداسپور سے کی جاوے

خاکسار عبد الحق احمدی پٹواری مرزا پور تحصیل گورداسپور

## درخواست دعا

اس عاجز کو تین چار کام درپیش ہیں جنکے واسطے احمدی جماعت سے دعا کرانی چاہتا ہے

خاکسار بشارت علی خان احمدی سنگھ ڈاکخانہ لعنوانی ضلع حصار

## درخواست نماز جنازہ

البدر کی ایک خریدارہ مسمات برکت بی بی جو کہ ضلع سیالکوٹ میں رہتی تھیں۔ ماہ اپریل میں فوت ہو گئی ہیں۔ میرے مکرم دوست چوہدری مولا بخش صاحب محرر معافیات ضلع سیالکوٹ اور نیز میں خود انکی نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کیلئے احباب احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ نیز مولوی محمد یوسف صاحب احمدی۔ دیدار بخش صاحب منشی محمد ابراہیم صاحب فرزند و دختر دیدار بخش صاحب سر ختر داماد یعنی محمد ابراہیم صاحب بھی پٹیالہ میں فوت ہو گئی ہیں انکے لئے بھی دعا فرمائی جاوے۔

جن احباب نے بعض امور متعلق البدر دریافت کئے ہیں اور ان کو ابتک جواب نہیں ملا تو وہ سمجھ لیں کہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ارسال کرنیکی وجہ سے جواب نہیں دیا جا سکا۔

ہر ایک صاحب خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس کارخانہ میں کثرت سے خطوط آتے ہوں وہ اس بار کا کیسا متحمل ہو سکتا ہے کہ سبکو جواب اپنے خرچ پر دیوے۔ درحالیکہ کارخانہ ابھی امداد کا محتاج ہو۔

## احمدی شعراء کی خدمت میں التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار بطور نمونہ جماعت کیلئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال فرماویں یہاں ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جونسی نظم عمدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور دلچسپ ہوگی اُسے کتاب کی صورت میں چھپایا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(محمد افضل)

## ہمارے بزرگ اس طرف توجہ کریں

احمد نور کابلی کی نسبت میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جب کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں احمد نور کو قوم سے اور قوم کو احمد نور سے انٹروڈیوس کرا دیا ہے تو مجھے ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ میں اس کی تعریف میں خامہ فرسائی کروں۔ اتنا بس ہے اور قوم کی توجہ کے لئے اس سے زیادہ تعریف کی ضرورت بھی نہیں کہ احمد نور حضرت عبد اللطیف شہید کا سچا عاشق شاگرد اور حضرۃ خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی عشق و محبت کا اپنی جماعت میں ایک نمونہ ہیں احمد نور معہ اپنے بڑے بھائی اور اہل عیال کی ہجرہ کر کے قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ مکان کی تنگی کی وجہ سے اب تک ان سرد شہر جگہ کے رہنے والوں نے بہت تکلیف اُٹھائی ہے اور آئندہ موسم گرما کی شدت کے دنوں میں ناقابل برداشت صعوبت کا سامنا نظر آتا ہے ان ملاحظات کی وجہ سے یہاں کے بعض گرامی قدر دوستوں نے ان مہاجروں کے لئے ایک مکان بنوانے کی تجویز سوچی ہے جسپر دو سو روپیہ صرف ہوگا جن لوگوں نے اس کار خیر میں چندہ دیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں آپ سب مکرم بزرگ جسیں قدر جلد ممکن ہو جو کچھ بذریعہ بنام مولوی محمد علی صاحب ارسال کریں ❊ عاجز عبد الکریم۔

حکیم فضل دین صاحب ۲۰ وصول۔ میان غلام غوث صاحب ۱۰ وصول

## ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے لئے ایک تجربہ کار بی۔ اے پاس کی ضرورت ہے۔ درخواستوں کے ساتھ نقول سندات بمعہ فہرست مضامین جو بی۔ اے۔ اور ایف۔ اے کے امتحانات میں لے تھے شامل ہونی چاہیئے ❊

منیجر تعلیم الاسلام کالج مدرسہ قادیان
ضلع گورداسپور ۱۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء

## ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک ❊

واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان
از مقام یاڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

## فروخت چشمہ

میں نے امریکا سے ایک چشمہ منگوایا تھا۔ چوڑے سفید شیشے۔ سنہری سیدھی کمانی نمبر شارٹ سائٹ منفی پونے دو۔ مگر وہ مجھے ٹھیک نہیں آئی۔ اصلی قیمت چھ ڈالر یعنی ۱۹ روپے۔ لیکن بھیجنے والے نے مجھے لکھا ہے کہ بجائے واپس کرنے کے اس کو کچھ کم قیمت پر فروخت کر دیں میرا خیال ہے کہ وہ چار ڈالر یعنی ۱۳ روپے تک منظور کر لیگا اگر کسی کو ضرورت ہو تو راقم کو اطلاع دے اصل خطوط امریکہ کے ملاحظہ کے واسطے بھیجے جاوینگے۔

محمد صادق عفی عنہ قادیان
ضلع گورداسپور ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء

## قول صحیح در شہادتین چھپ کر طیار ہو گئی

ہے قیمت وہی ایک آنہ ہے۔ دفتر البدر سے طلب کرو

۲۰ سید محمد علیشاہ صاحب ۵ عہ۔ محمد علی صاحب ۲ وصول۔ محمد صادق عہ۔ شیخ یعقوب علی صاحب

## ملفوظات احمدیہ

جو تقریر حضرت اقدس نے جناب احسن علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی تشریف آوری پر فرمائی تھی جس کا کچھ حصہ البدر نمبر ۸ جلد ۳ میں شائع ہو چکا ہے اس کا بقیہ حصہ تکمیل کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں اسی طرح قاعدہ ہے کہ جب مثلاً محکمہ بندوبست ایک جگہ کام کرتا ہے اور وہ کام ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عملہ وہاں نہیں رہتا ہے اسی طرح پر انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آتے ہیں ان کے آنے کی ایک غرض ہوتی ہے اور جب وہ پوری ہو جاتی ہے پھر وہ رخصت ہو جاتے ہیں۔

لیکن میں آنحضرت صلعم کو جب دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت اور قابل فخر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔

آپ ایسے زمانے میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ مجذوم کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوۃ قدسی نہیں کر سکتی حضرت عیسیٰؑ کی ایسی حالتیں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے طیار کئے تھے جن کو رات دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملتا تھا وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے اور حضرۃ مسیح کو ان کے ایمان اور اخلاص پر شک ہی رہا یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت اور مشکلات کا وقت تھا وہ سب ان کو چھوڑ کر چلے گئے ایک نے گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی اس سے بڑھ کر اور کیا ناکامی ہوگی۔

حضرۃ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور وہ ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے اور ان کے بعد ان کا خلیفہ اور جانشین اس کا فاتح ہوا مگر آنحضرت صلعم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں ملسکتی آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا۔ آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالےٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالےٰ کی توحید قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی و آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور آپکی قدسی قوت کے کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بد قسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بد قسمتی اور محرومی ہے وہ خود چونکہ ان تمام کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں اسلئے سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا تعالےٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالے پیدا ہو گئے تھے **مجھے بھیجا ہے**

**تاکہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔** اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔

اور یہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا۔

**جو میں دکھا سکتا ہوں**

جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے گو اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھکر کرنیوالا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔

اب اس محک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو ایک موقعہ مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے طیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اس کو چھوڑ بیٹھے اور جو ان میں بڑا خاص تھے ایک تیس روپے کے لالچ سے اس کو گرفتار کرانے والا ٹھہرا۔ اور دوسرا جسکو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام قوم کو لیکر نکلتے ہیں مگر وہ اس قوم کو مجرد کہتے ہیں حضرۃ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات بات پر اعتراض کرنیوالے اور انکار کرنیوالی قوم بھی یہاں تک کہدیا ۔ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ مگر اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو کہ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا اور آنحضرت کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے تھے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت کو اٹھانے کو ہر وقت طیار تھے انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رضی اللہ عنہم و رضو عنہ کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا گیا۔ بس صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نکرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے

مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اسی راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرۃ کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین۔ آنحضرۃ صلی اللہ کی سیرۃ کے روشن ثبوۃ ہیں اگر کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے بس وہی شخص آنحضرت صلعم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں آنحضرۃ صلعم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں وہ ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوۃ کے روشن دلائل کو توڑتے ہیں جب ایک ٹانگ ٹوٹ جاوے تو باقی کیا رہ جاتا ہے اگر

آپ اپنے سارے زمانہ رسالت مین دو چار آدمی بھی معاذ اللہ ایسے طیار نہین کر سکے جو اعلیٰ درجہ کے با خدا انسان ہون اور جنہون نے اعلیٰ درجہ کی روحانی تبدیلی کر لی ہو تو پھر آپ کی قوۃ قدسی کا کیا ثبوت رہ جاوے گا پھر اگر دوسرے لوگون کے اعتراضون کو دیکھا جاوے وہ جو اپر کرتے ہین تو پھر تو معاذ اللہ ایک بھی راستباز عملی آپکی تعلیم سے ثابت نہین ہوتا۔ بیاضیہ خوارج حضرۃ کو مرتد کہتے ہین کہ انہون نے حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کر لیا حالانکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا تھا اس اعتراض کا جواب شیعہ کیا دے سکتے ہین اسی طرح پر بیاضیہ کے اعتراض ایسے ہین کہ ان کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے ادہر شیعہ ہین کہ وہ شیخین کی ذات پاک پر شوخی کے ساتھ اعتراضات جمع کرتے ہین۔ لیکن اگر یہ دونون فریق خدا ترسی اور روحانیت سے کام لیتے تو ایسا نہ کرتے وہ دیکھتے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم اک جسم کی طرح ہین اور صحابہ کرام آپکے اعضاء ہین جب اعضاء کاٹ دیے جاوین تو پھر باقی کیا رہ گیا جسم ناقص رہ جاتا ہے اور خوبصورتی بھی باقی نہین رہتی۔

ان باتون کو سن کر بدن پر لرزہ پڑتا ہے ان کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی سے بھی دشمنون کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہین اور ان کی زبانین کھلتی ہین بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہین اور نہین سمجھتے کہ اس قسم کی اندرونی کمزوریون اور خرابیون نے یہ ضرورت پیدا کی کہ خدا تعالےٰ اپنے دین کی تائید اور نصرت کے لئے ایک سلسلہ قائم کر دیتا جو ان غلط فہمیون کو دلون سے دور کر دیتا۔

## یہی غرض ہے میرے آنے کی

جو سعید الفطرۃ ہین وہ اس حقیقت کو سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہین۔ مین پھر کہتا ہون کہ یہ بات بڑی ہی قابل غور ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان کہلا کر صحابہ کرام کی ذات پر حملہ کرتے ہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہین اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہین غیر قومون خصوصاً عیسائیون کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعویٰ ہے کہ آپکی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسے اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کی اور بالمقابل مسیح کے ۱۲ حواری بھی درست نہ رہ سکے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ بجز ایک یا دو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت مین کسی کی بھی اصلاح نہین ہوئی تو پھر ہم کو منہ دکھانے کی بھی جگہ نہین رہتی۔ اس صورۃ مین ہم ان کے سامنے کیا پیش کر سکتے ہین؟

قرآن شریف کی اس سے کیا عزۃ رہی ایکطرف تو ہم یہ مانتے اور پیش کرتے ہین کہ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبوت ختم ہو چکی دوسری طرف اس کی تاثیرات کو یہان تک ظاہر کرتے ہین کہ ایک آدمی کے سوا کوئی درست نہ ہو سکا اور جب اس پر ان اعتراضون کو جمع کیا جاوے جو مخالف کرتے ہین تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بھی درست نہین ہوا بلکہ سارے مرتد ہو گئے اس عقیدہ کی شناعت کو خوب غور سے سوچو کہ اس کا اثر اسلام پر کیا پڑتا ہے آنحضرۃ صلعم کے تو یہ یون مخالف ہوئے اور قرآن شریف سے برخلاف اس طرح پر ہین کہ کہتے ہین کہ اصل قرآن شریف نہین رہا جو اب موجود ہے وہ محرف مبدل ہو گیا ہے اور اصل قرآن مہدی کسی غار مین لے کر چھپا ہوا ہے اب تک نہین نکلتا۔ دنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہین مخالف ہنسی کر رہے ہین اور خطرناک توہین کر رہے ہین اور مسلمانون کے ہاتھ مین بقول ان کے قرآن شریف بھی نہین ہے اور مہدی ہے کہ وہ غار سے ہی نہین نکلتا۔ کوئی سمجھدار آدمی خدا سے ڈر کر ہمین بتلاوے کہ کیا یہ بھی دین ہو سکتا ہے اور اس سے کوئی آدمی روحانی ترقی کر سکتا ہے یہ محض انسانی اور خیالی باتین ہین حقیقت اور سچ یہی ہے کہ آنحضرۃ کو خدا تعالےٰ نے اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تھا جس کا اثر ہر زمانہ مین پایا جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جسطرح انہون نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ مین نہین ملے گی۔ ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہین اور جب خدا تعالےٰ کے دین مین سستی واقع ہونے لگتی ہے اور کمی فہم یا مرور زمانہ کی وجہ سے غلط فہمیان پیدا ہو کر یہ پاک دین بگڑنے لگتا ہے

**اس وقت خدا تعالیٰ ایک شخص کو مامور کر کے بھیجتا ہے جو اس کے بلائے بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے**

وہ ان غلط فہمیون اور خرابیون کو دور کرتا ہے جو علمی طور پر دین مین پیدا ہو جاتی ہین اور اپنے عملی نمونہ اور قدسی قوت کے ساتھ ایک نیا ایمان دنیا کو خدا تعالےٰ کی ہستی پر بخشتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا تعالےٰ سے غافل ہو جاتا ہو اور شعائر اللہ کی پرواہ نہین کرتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس شخص اور ایسی قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ چغتائی سلطنت نے جب دین سے غافل ہو کر بہائم کی سی سیرۃ اختیار کر لی تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ سلطنت جو صدیون سے چلی آتی تھی اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا اور ایک مشاعرہ پر اس کا خاتمہ ہو گیا پس انسان کو ہر وقت خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے کھلی اور چھپی ہوئی بدکاریان آخر انسان پر وہ وقت لے آتی ہین جسکا اسے آسائش کے ایام مین وہم و گمان بھی نہین ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کا خوف ہر وقت دلپر رہے اور اس کی عظمت و جبروت سے ڈرتا رہے اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے۔

اس قدر تقریر اعلیٰ حضرۃ نے فرمائی تھی کہ منشی اعلیٰ صاحب نے بڑے تکلف سے ذیل کا سوال آپ سے پوچھا۔

**سوال۔** آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات شائع ہوئے ہین اور یہ بھی کہ مین عیسیٰ سے افضل ہون اور اور تحقیر کے کلمات بھی بعض اوقات ہوئے ہین جن پر لوگ اعتراض کرتے ہین۔

**حضرت اقدس۔** ہماری طرف سے کچھ نہین ہوتا مین ان باتون کا خواہشمند نہین تھا۔ کہ کوئی میری تعریف کرے اور مین گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن مین کیا کرون جب خدا تعالےٰ نے مجھے باہر نکالا۔ یہ کلمات میری طرف سے نہین ہوتے اللہ تعالےٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور مین بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہون پھر مین کہان جاؤن لوگون کے اعتراضون اور نکتہ چینیون کی پرواہ کرون یا اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان لاؤن؟ مین دنیا اور اس کے اعتراضون کی کوئی حقیقت اور اثر نہین سمجھتا۔ لیکن خدا تعالےٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہون اور مین اس کو چھوڑ کر کہین نہین جا سکتا اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جاوے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو

**پھر بھی مین اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہین کر سکتا دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت** اس جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہین

مین ان کی کبھی پرواہ نہین کرتا بس کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے مین۔ خدا تعالے کے کلام کو

## اور خدا کو چھوڑ کر کہا جاؤن ✤

ایڈیٹر

اسی مضمون کو اعلیحضرت کے قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر مین یون ادا کیا گیا ہے ✤

حکم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

اور یہ بالکل غلط ہے کہ مین انبیاء و رسل یا صلحاء امت کی تحقیر کرتا ہون جیسے مین ابرار و اخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہون اور ان کے مقام و قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہین ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہین اور الجنس ... الجنس کے موافق دوسرے اس درجہ کے سمجھنے سے ... رہتے ہین ✤

... عیسے اور امام حسین کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہین ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین کو سجدہ کرین مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہین اور عیسائی خواہ حضرۃ عیسےٰ کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہین بنا دین مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بیخبر ہین اور ہم ہرگز تحقیر نہین کرتے ✤

**مشیر اعلیٰ**۔ عیسائی خواہ خدا بنا دین لیکن مسلمان تو نبی سمجھتے ہین اس صورت مین ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے ✤

**حضرۃ اقدس**۔ ہم بھی حضرۃ عیسےٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی یقین کرتے ہین اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہین۔ اسیطرح پر حضرۃ امام حسین کی بھی جائز عزۃ کرتے ہین لیکن جب عیسائیون سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہین ہوتے جب تک حضرۃ عیسےٰ کو اللہ یا ابن اللہ نہ کہا جاوے اسی لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تاکہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو ✤

**مشیر اعلیٰ**۔ ان کے مقابلے مین اگر ان کی تردید کیجاوے یہ تو اچھی بات ہے مگر ایک اصول صحیح کو تو ان کی خاطر نہین چھوڑنا چاہیئے۔

**حضرت**۔ اصول صحیح وہ ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالے قائم کرے ہم ان اصولون پر چلتے ہین جن پر ہمکو اللہ تعالے چلاتا ہے اگر کوئی اس وقت ان باتون کو استہزا کی نظر سے دیکھتا ہے اور یقین نہین لاتا ✤

## تو مرنے کے بعد اس کی حقیقت کھل جائے گی ✤

اور خود دیکھ لیگا کہ کون حق پر ہے ✤

میرے اس دعویٰ پر کہ مین امام حسین سے افضل ہون شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہین تو اس کا کیا جواب ہے۔

**مشیر اعلیٰ**۔ پھر آپ کے نزدیک کیا ہے۔

**حضرت اقدس**۔ خدا تعالے نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ مین **افضل ہون** اور آنحضرۃ صلعم چونکہ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہین اسیطرح آنیوالا محمدی مسیح۔ موسوی مسیح سے افضل ہے اس وقت آپ انکار کرین تو کرین لیکن مرنے کے بعد تو سب کچھ ظاہر جاوے گا اور پتہ لگ جاویگا کہ کون افضل اور حق پر ہے۔

مین اگر اپنی طرف سے شیخی جتلاتا ہون تو مجھ سے بڑھکر کوئی جھوٹا نہین لیکن اگر کوئی میرے صدق کے نشانات دیکھکر بھی جھٹلاتا ہے تو پھر اس کا معاملہ خدا سے ہے وہ میری تکذیب نہین کرتا بلکہ اللہ تعالے اور اس کی آیات کی تکذیب کرتا ہے۔

آپ جو کچھ کہتے ہین بطور مقلد کے کہتے ہین ذاتی بصیرت آپ کو نہین ہے لیکن مین جو کچھ کہتا ہون بطور محقق کے کہتا ہون اور

## خدا تعالے سے بصیرت پاکر کہتا ہون

۔ مین خدا تعالے کے مکالمات سنتا ہون ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہین پھر مین ایک نابینا مقلد کی پیروی کسطرح کرون۔

## ہان

اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر مین دیکھ لون گا کہ وہ میرے مقابل اس **افضلیت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہین دکھا سکتا اور مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی بھی نہین دکھا سکتا تو پھر میرے لیے جو تحقیق کی راہ کھلی ہے اس کا انکار کرنا نامناسب ہے** ✤

یہ نری کہنے کی باتین نہین ہین میری زندگی کا کون دعویدار ہو سکتا ہے جب مین براہ راست خدا تعالے سے سنتا ہون

## خواہ مجھے دوزخ مین ڈالدیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے مین اس کی بالکل پرواہ نہین کرتا۔

مین کبھی اس امر حق کو نہین چھوڑ سکتا۔ مین نے ان نشانون کے ساتھ اللہ تعالے کو پہچانا ہے جن نشانون کے ساتھ **آدم۔ نوح۔ موسیٰ۔ ابراہیم** علیہم السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا تھا۔ مین اب اس دامن کو کیونکر چھوڑ سکتا ہون اس دروازہ کو چھوڑ کر اور کسی جگہ مین کیونکر جا سکتا ہون ✤

براہین احمدیہ جو بیس برس پہلے کی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے وہ شیعون کے پاس بھی ہے گورنمنٹ کے پاس بھی کاپی ہے اس کو کھول کر پڑھو کہ کس قدر نشان اس مین دئے گئے تھے اور وہ اس وقت دئے گئے تھے کہ جب کسی کے وہم و گمان مین بھی وہ باتین نہ آسکتی تھین کہ ایسا ہو جاویگا مثلاً اس مین لکھا ہے کہ آج تو اکیلا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ فوج در فوج لوگ تیرے ساتھ ہون گے۔ دنیادار مقابلہ کرین گے مگر وہ اس مقابلہ مین ناکام رہین گے اور مین تجھے کامیاب کرون گا اب کوئی مخالف اس کا جواب دے کہ کیا اسیطرح پر نہین ہوا۔

جب براہین احمدیہ شائع ہوئی ہے تو سارے ملک مین کوئی آدمی نہین تھا کہ جو مجھے جانتا ہو۔ قادیان سے باہر کبھی کوئی ... نہ تھا لیکن اب دیکھ لو کہ کس قدر رجوع دنیا کا ہو رہا ہے اور اس ملک سے نکل کر امریکہ۔ آسٹریلیا اور یورپ تک اس سلسلہ کی شہرۃ ہو گئی ہے کیا لوگون کو اس سلسلہ مین داخل ہونے سے اور روکنے کے واسطے کوششین نہین کی گئین ہین کفر کے فتوے دئے گئے قتل کے مقدمے بنائے گئے جسطرح جہان کسی کا بس چلا اس نے لوگون کو باز رکھنا چاہا لیکن جس قدر مخالفت کی گئی اسیقدر زور و شور کیساتھ اس سلسلہ کی اشاعت ہوئی اور آفاق مین اس کا نام پہونچگیا اسی کے موافق جو خدا نے پہلے فرمایا تھا اب ہمین کوئی جواب دے کہ کیا کوئی یہ انسانی کلام ہو سکتا ہے کہ جو بیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کر کے اور پھر وہ حرفاً حرفاً پوری ہو جاوے اور وہ پیشگوئی ایسی حالت مین کی جاوے کہ اس وقت کوئی آدمی جاننے والا بھی موجود نہ ہو اگر یہ انسانی کلام ہے تو پھر ایسا دعوے کرنے والے کو چاہیے کہ اس کی نظیر پیش کرے پھر اسی براہین احمدیہ مین درج ہے ✤

یاتون من کل فج عمیق
ویاتیک من کل فج عمیق
اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ یہ کوئی ۱۰ لاکھ نشان ہوگا (الحکم)

۱۶ر اپریل ۱۹۰۴ء

## طاعون زدہ کی نماز جنازہ

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک صاحب کا خط حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو سنایا۔ جس مین راقم خط نے طاعون زدہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے مین استفسار کیا تھا۔ نیز طاعون کے مریضون سے ہمدردی اور خبر گیری کے متعلق آپکا ارشاد چاہا تھا۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جنازہ پڑھنا چاہیئے اور ہمدردی بھی کرنی چاہیئے لیکن شریعت کے حکم کے موافق اپنے بچاؤ کا بھی ضرور خیال رکھین۔ جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر تو گھر بھر کا ایک آدمی بھی شامل ہوجاوے تو کافی ہے سب کی طرف سے ادا ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی میت ہو کہ اوس سے تعفن اور بدبو آتی ہو تو چاہیئے کہ فاصلہ سے اوسکا جنازہ پڑھین۔ خدا تعالی فرماتا ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ غائبانہ جنازہ پڑھنا جو شریعت مین روا رکھا گیا ہے۔ تو آخر کسی مصلحت کی بنا پر ہے۔ اس لیئے خاص خاص صورتون مین غائبانہ بھی ادا کر سکتے ہین۔

**رویہ** فجر کے وقت فرمایا۔ کہ ہمنے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ ایک سڑک ہے۔ جسپر کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارہ (فقرا کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے۔ مین وہان پہونچا ہون۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اون کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہون آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (اسکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چارون طرف پھرتا ہون۔ اوسکا دروازہ نہیین ملتا۔ اور جہان دروازہ تھا وہان ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فجو (فضل النسا) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اور اس کے ساتھ مبارک (فضل) بھی ہے۔ لیکن مجھے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ مجھے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہان ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ جیسے ایک پینچ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کھلجاتے ہین۔ جب اوس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسینے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمن نے کھولدیا ہے۔

## متعدی امراض کے لگنے کے معنے

حدیث مین ایک کا مرض دوسرے کو نہ لگنے کے یہ معنے ہین کہ بدون اذن الہی کے وہ مرض دوسرے مین سرایت نہیین کرتا۔

اسپر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم نے خواب مین دیکھا کہ طاعون کے کیڑے ہوا مین سلے ہوئے تیر رہے ہین اور وہ اونکو آنکھون سے دیکھ رہے ہین۔ کہ اس اثنا مین اون کیڑون نے کہا کہ ہم ہوا مین تو ملے ہوئے ہین۔ لیکن بلا اذن اللہ تعالے کے ہم کسیکو کچھ نہیین کہتے۔

## دہونی وغیرہ کا ثبوت حدیث شریف سے

حضرت مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کا دستور تھا کہ ہر روز عود وچرایتہ۔ گوگل و لوبان قسط وغیرہ جلاتے تھے اہل اسلام نے اس عمل کو بالکل ترک کر دیا ہے حالانکہ اس سے بہت سے زہریلے امراض کا دفعیہ ہوتا رہتا ہے مسجد مین بھی دہونی دیجاتی تھی۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنے کپڑون کو تین بار عود کی دہونی دے لیتے تھے۔ ایسے ہی حدیث شریف مین ہے۔ کہ راتون کو پانی کے برتن ڈھک رکھو اگر ڈھکنا نہ ہو تو ایک لکڑی ہی بسم اللہ کہکر برتن پر رکھدو۔ اور ہر ایک کام کو بسم اللہ کہکر شروع کرو۔ مگر آجکل ان باتون پر عمل تو کیا ہنسی اور تمسخر کیا جاتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو یہ حال ہے کہ جمعہ کے دن بھی خوشبو وغیرہ نہیین لگاتے۔ تر بدبا کسٹر آئل پر جسقدر ایمان ہے اتنا بسم اللہ پر نہیین ہے۔

جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ظہر کی نماز پڑھ کر تشریف لیئے جا رہے تھے کہ آپکا ذہن مبارک طاعون کے علاج کیطرف منتقل ہوا اور الخبیثات للخبیثین کو مد نظر رکھکر آپنے تجویز فرمایا کہ آتشک وغیرہ کے زہر کے دیئے جو ادویہ سم الفار۔ دارچکنہ۔ رسکپور۔ شنگرف وغیرہ دیجاتی ہین وہی طاعون مین استعمال کرکے تجربہ کیا جاوے۔ چنانچہ حکیم نور الدین صاحب سے آپنے ارشاد فرمایا۔ کہ ان اشیاء کا جوہر اڑا کر اور کونین ملاکر گولیان بنائی جاوین۔ اور مریضون پر تجربہ کیا جاوے۔ ادویہ کے اجزاء اور ترکیب کو حکیم نور الدین صاحب کی رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ الہامی نہیین ہے۔

۱۷ر اپریل ۱۹۰۴ء

## کامیابی کی موت کو موت نہیین کہا کرتے

لوگون کے اس اعتراض پر کہ احمدی لوگ کیون طاعون سے مرتے ہین۔ فرمایا کہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی جنگون مین تلوارون سے قتل ہوتے تھے۔ لیکن جب کامیابی ہوجاتی تو اونکی موت کو موت نہیین سمجھا جاتا تھا۔ اور آخر نتیجہ یہ نکلتا کہ کوئی صحابی فوت نہیین ہوا۔ کیونکہ انجام پر اونکی تعداد بہت بڑھ گئی۔ جس سے فوت شدہ کی تعداد کو کوئی مناسبت ہی نہ رہی۔

موت سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جماعت کم ہو۔ اور جب جماعت زیادہ ہوجاوے تو پھر اوسکا نام موت کیسے ہوا۔ دیکھلو کہ معترض کافر تو عرب مین کوئی نہ رہا۔ سب مر کھپ گئے۔ لیکن سب عرب صحابیون سے بھر گیا۔ اسیطرح انجام پر دیکھ لینا کہ ہمین کسقدر کامیابی ہوتی ہے۔

۱۹-اپریل ۱۹۰۴ء

## الہام و رویہ

من دخلہ کان امنا

۲۰ر اپریل۔ قریب ۱۰ بجے "زندگی کی فیشن سے دور جا پڑے ہین!!"

فسحقھم تسحیقا

**رویہ** ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا۔ لفظ ہے تو اوسنے کہا کہ عفو رالرحیم۔ مینے سمجھا کہ یہ جماعت کے لیئے ہے۔

۲۰ر اپریل ۱۹۰۴ء

شام کے وقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جلوس فرمایا۔ تو الہامات ذیل بیان کیئے

الہامات :- (دیکھو صفحہ ۸)

## فیضانِ احمدی



شیرین مقال ستودہ خصال سر قد خورشید خد نور بخشائی چشم بینائی گلشن یکرنگی و چہرہ تابان گلزار جاودانی تعشق افزائی روحانی و حدیقہ خوبی و کامرانی و گل گلستان محبوبی سیدنا و مولانا نور الہدی امام الوری مہدی دوران مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور زاد مجدکم۔

تسلیم سر نیاز مندی واسطے آداب آستانہ آستانہ درگاہ معلی پر خم کر کے باادب ملتمس ہوں کہ جب اللہ جل شانہ اپنے کسی بندے پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے تو اپنی غیبی آواز سنا کر اپنے مامور کی شان نمائی سے اطلاع فرما دیا کرتا ہے چنانچہ مختصر یہ ہے کہ ایک روز مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کے مکان پر حضور کے مخالف اپنی حالون کو دشمن فضول بحث کرنے کو آئے لیکن ناکام واپس گئے اور مجھکو اسی شب یعنی مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۴ء بوقت ۱۱ بجے رات کے جب کہ مین بعد نماز عشا کے آرام کر رہا تھا میرے مکان مین ایک آواز غیبی آئی۔ جیسے کہ مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کی تھی آئی وہ آواز یہ تھی کہ

### اٹھ تجھ پر فضلِ خدا ہوا۔ اور مرزا صاحب کا دامن پکڑ۔

وہ آواز کیا تھی گویا مجھکو راہ راست پر لانے والی رہبر تھی جس سے تابعدار کو ایک خوشی ظاہر ہوئی والی تھی کمرہ مین اس وقت دوسرا کوئی شخص نہ تھا مگر احتیاطاً مین اٹھا اور کمرہ دیکھا۔ اور باہر کمرہ کے بھی دیکھا کوئی شخص نہ ملا تو یقین کامل ہو گیا کہ یہ آواز غیبی ہے اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی آخر زمان برحق ہین۔ صبح کو مین مولوی سید تفضل حسین صاحب کے مکان پر گیا ان سے رات کا واقعہ بیان کیا انہون نے کہا کہ واقعی تمہارا خواب بہت ٹھیک ہے انشاء اللہ بہت جلد تم عمدہ درجہ پر ہو گے اور بہت سی نصیحت کی باتین بیان کین جس سے میرا خیالِ خام جو اس سے پہلے تھا وہ جاتا رہا اور عقیدہ درست ہو گیا اور مولوی صاحب نے نماز کے بارے مین ہدایت کی قاعدہ نماز کا بتلایا جس کی تعمیل مین فوراً کرنے لگا اور تادم مرگ کرتا رہون گا اور روز بلاناغہ مولوی صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوتا رہا اور ان سے وعظ و نصیحت وغیرہ سنتا رہا مین مولوی صاحب ممدوح کا از حد درجہ کا شکر گذار و ممنون و مشکور ہون کہ انہون نے چند کتابین میری واقفیت کو مفت نظر کین کیونکہ مین آج کل بیکاری کی وجہ سے از حد سخت افلاس مین مبتلا ہون جس کا حال سوائے خداوند عالم کے اور کوئی دوسرا نہین جانتا ہے۔

اب دوسرے خواب کا حال مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء یوم جمعہ درمیان گیارہ بجے رات کے عالم رویا مین جو دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص عمامہ باندھے اور قبا پہنے نورانی صورت میرے پاس آئے جس سے مجھکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بزرگ مقبول خدا ہین کیونکہ ان کے چہرے سے نور برستا تھا انہون نے مجھ سے کہا کہ اُٹھ مین بموجب ارشاد اُٹھا وہ میرا ہاتھ پکڑ کے ایک سمت کو روانہ ہوئے چلتے چلتے ایک شہر کے قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ شہر کے مینار و گنبد و کلس سبز سبز درختون مین دکھلائی دے رہے تھے جو ایسے خوش نما معلوم ہوتے تھے کہ میرا جی چاہتا ہے جن کی تعریف مین بیان نہین کر سکتا کیا کہون جو میری حالت اس وقت تھی سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہین جانتا ہے میرے اور شہر کے درمیان ایک دریا صاف و شفاف پانی کا روان تھا مین اور میرے ساتھی دریا عبور کر کے شہر مین داخل ہوئے اور شہر کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہونچے جہان کہ مجلس وعظ ہو رہی تھی ایک بزرگ نورانی صورت گندمی رنگ عمامہ باندھے ہوئے اور قبا پہنے وعظ کر رہے تھے مین اور میرے ساتھی اس مجلس وعظ مین جا کر بیٹھ گئے دل مین خیال کیا کہ دیکھون اس مجلس مین میرا کوئی ملاقاتی بھی ہے یا نہین جس سے یہ دریافت کرون کہ یہ کون مقام ہے اور یہ واعظ کون حضرت ہین۔ جب مین چارون طرف دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہون کہ منبر کے قریب مولوی تفضل حسین صاحب بیٹھے ہوئے ہین اور مختلف جگہون پر مولوی محمد صادق حسین صاحب وکیل اٹاوہ اور دیوان عبد المجید صاحب اور ابن حسن یوسف علی اور بھی چند آدمی جنکو مین نے دیکھا تو ہے مگر نام معلوم نہین چند دوست اور دکھلائی دئے اتنے مین میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت کی حالت کچھ بیان نہین کر سکتا ہون دل خود بخود خوش اور دل کو ایک قسم کی تازگی تھی و بحالت مین یہ غزل ورد زبان تھی جو مین نے کبھی سنی تھی اور نہ کبھی ہوئی دیکھی تھی ؎

خدایا تشنۂ عرفان کرامت کن دماغم را
بموج بادۂ بیرنگ دریا کن ایاغم را
دلم از ظلمتِ عصیان بشمع کشتہ میماند
بنورِ احمدِ مرسل فروغے دہ چراغم را

اور بہت سے اشعار تھے جو مین یاد نہ رکھ سکا جو تحریر کئے جاتے اور اب یہ غزل ورد زبان ہے غزل یہ ہے۔

میرے ہر دم ہی دھیان مین تو ہے
دل مین رہتا ہے جان مین تو ہے
کونسی جا ترا نہین ہے نشان
لامکان اور مکان مین تو ہے
گاہ سلطان و گہ فقیر و غریب
ہر طرح تازہ شان مین تو ہے
لفظ معنی مین تو ہے جلوہ نما
میرے ہر دم ہے دھیان مین تو ہے
ہے یقین مین ترا اگرچہ ظہور
فی الحقیقت گمان مین تو ہے
تجھ کو پوشیدہ کیون کرے کوئی
ایک ظاہر جہان مین تو ہے

مین نے فجر کو مولوی سید تفضل حسین صاحب سے یہ خواب جا کر بیان کیا تو انہون نے کہا کہ اگر تم ان کو دیکھو تو پہچان سکتے ہو مین نے کہا ہان پہچان سکتا ہون تب دوسرے روز حضور والا کی تصویر دکھلائی تو مین نے فوراً پہچان لیا لہذا اب ملتمس ہون کہ مجھکو آپ اپنے خادمون اور غلامون مین داخل کرین۔ چونکہ اس وقت میری حالت کمزور ہے لہذا مین چندہ ایک روپیہ سال ادا کرتا رہون گا جس وقت مجھکو استطاعت ہووے گی مین سر کے بل حضور کے آستانہ پر گرون گا عریضہ ختم کرتا ہون۔ زیادہ حد ادب مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۴ء

---

## مسائل

(۱) سر کے بال کتروانا (مستفسر قاضی فتح حسین صاحب کوٹہ) حضرۃ اقدس کے موئے مبارک تو کانون تک ہین اور قریب اسال مین مین نے آپکے بال کبھی کترے ہوئے نہین دیکھے حضرۃ مولوی نور الدین۔ حضرۃ مولوی عبد الکریم صاحبان اور نیز صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب کے بال کترے ہوئے دیکھے جاتے ہین۔

حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہین کہ سنن ابو داؤد مین ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بال کترواتے تھے اور کسی نے آپ پر اعتراض نہین کیا اور نہ قرآن و حدیث مین اس کی ممانعت ہے

(۲) اگر کتا کپڑون سے لگ جاوے یا کپڑون کو سونگھ لیوے تو کپڑا ناپاک ہوتا ہے یا نہین ؟ (مستفسر بابو محمد حسین منشی) جواب اگر کتا پانی مین تر نہ ہو اور اس کا جسم خشک ہو تو کپڑے کے ساتھ لگ جانے سے یا اس کے سونگھنے سے کپڑا پلید نہین ہوتا +

---

**تفسیر سورہ جمعہ** فرمودہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب بہت عمدہ چھپی ہوئی طیار ہے قیمت معہ محصولڈاک ۲ دفتر البدر سے طلب کرو۔

# اَنتَ مِنّی بمنزلة لا یعلمها الخلق

# اَنتَ مِنّی بمنزلة عرشی

**عرش** پھر آپنے فرمایا کہ یہ لفظ اسلیے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفات جمالیہ کا ہے۔ جو کہ اسوقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لیئے کل انبیا کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تا کہ اون کے کل صفات کا مظہر تام میں ہو جاؤں۔ خدا تعالےٰ کی صفات محیی و ممیت برابر کام میں زور سے لگے ہوئے ہیں ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرشی کہا گیا ہے۔

عرش کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے بارے میں آپنے فرمایا کہ عرش ایسی شئے ہے کہ نہ وہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی تجلیات کا اعلےٰ مقام جو دونوں پہلوؤں میں ہو سکتا ہے وہ عرش کا مقام ہے۔ جو مخلوق کہتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو غیر مخلوق قرار دیتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں جو اسکی [illegible] خود تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مخلوق کہا جاوے تو پھر محدود اور مجسم ہوگا۔ اگر غیر مخلوق ہو تو خدا کی الوہیت سے باہر رہتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ خالق کل شئے ہے۔ پس جیسے میرے الہامات میں اَخطی و اَصوم اور اُفطر و اَصوم وغیرہ کلام الٰہی بطور استعارہ کے آئے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی ایک استعارہ ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کلام الٰہی میں استعارات ہوا کرتے ہیں۔ پھر کیوں نہ کہا جاوے کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور اسکی کنہ کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ میرا یہی عقیدہ ہے کہ عرش اصل میں مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث سے باہر ہے اور اعلےٰ قدرت کی ایک تجلی ہے۔

اب زمانہ ہے کہ نہم میں اسرار کھلتے جاویں جیسے آسمان سے آنے کا معنی ایام میں کھلا ہے۔

## یہ مانہ افترا کا نہیں ہو سکتا

خدا پر افترا کرنا لعنتی کا کام ہوتا ہے۔ کیا لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اسقدر عرصہ دراز گذر گیا اور ہم کبھی الہام کے بیان کرنے سے فارغ نہیں رہے۔ پس ممکن ہے کہ ایک آدمی ہر روز نیا افترا کرے اور خدا کو بھی علم ہو کہ وہ مفتری ہے اور وہ مہلت دے رجالیکہ اوسکی زندگی میں ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے۔ کہ ٹڈی کی طرح لوگ مرتے جاتے ہیں۔ چاروں طرف موتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ کیا مفتری کی اتنی حفاظت ہو سکتی ہے۔ کیا خدا کا فضل و کرم ایک مفتری کے اسطرح شامل حال ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہ افترا کر سکتا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔

بات یہ ہے کہ بظاہر کتنے ہی مذاہب کیوں نہ ہوں لیکن اصل میں دہریت کی باریک رگ اپنا کام کر رہی ہے۔ اگر دہریت نہ ہوتی تو یہ عیسائیت ہی اسقدر نہ پھیلتی۔ گناہ تو درکنار اب تو خدا کے سامنے مقابلہ ہے۔ ایک مذنب بھی کبھی اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ خطا پر خطا کرتے ہیں اور پشیمانی پاس نہیں پھٹکتی۔ اسیکا نام دہریت ہے۔

## ضروری اطلاع

اخبار اس لیے دیر سے نکلتا ہے کہ ہمارے کاتب صاحب بنام عبد الرزاق صاحب کی لدھیانہ میں فوت ہوگئے ہیں۔ خدا انکو غریق رحمت کرے۔

میں خود گذشتہ ایام بہ عارضہ چشم میں مبتلا رہنے کی وجہ سے تازہ مضامین کی ترتیب سے معذور رہا ہوں اور اسی لیئے احباب کے خطوط اور فرمایشوں کی پوری تعمیل بھی نہیں کر سکا لہذا احباب معاف فرماویں۔ یہ اخبار امرتسر میں لکھوا کر قادیان میں چھاپا گیا ہے اور اگر خدانخواستہ جلدی کوئی کاتب میسر نہیں آیا تو یاد رہے کہ اخبار دیر سے شایع ہو۔ (منیجر)

## ۲۸ر اپریل کے الہامات

اعملوا ما شئتم انی غفرت لکم

انشاء اللہ آمنین

اعملوا ما شئتم انی امرت لکم اسما امرت الملائکة۔

زاد اللہ عمرک۔

اذا نعمتی۔

غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی۔

۲۹ر اپریل ۱۹۰۴ء

## امن است در مکان محبت سرائے ما

یعنی

وہ مکان (یا دل) جو خدا تعالےٰ کی محبت سرائے ہو جاتا ہے اسمیں ہر طرح سے امن رہتا ہے حدیث شریف میں ایک دعا ہے۔ جسکو آداب دعا کی رعایت کے ساتھ پڑھنے سے انسان خدا کی نظروں میں محبوب ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اللّٰہم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اسکا مطلب یہ ہے کہ الٰہی میں تجھ سے تیری محبت کا اور جو تجھے محبت کرتا ہے اسکی محبت کا اور ان اعمال کا جنکے ذریعہ سے تیری محبت تک انسان پہونچتا ہے سوال کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

اور ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا۔

## کتاب نور الدین

امرتسر میں بعض احمدی جوشیلے احباب کے اہتمام سے دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مہتمم احباب صحت کتابت کاغذ اور چھپوائی میں خاص اہتمام کو مدنظر رکھکر کتاب کی عظمت اور شان پر ایک خاص روشنی ڈالنے کی کوشش فرماوینگے اور احمدی احباب بھی اسکی قدر دانی سے دریغ نہ کرینگے۔

اطلاع۔ وی پی خریداروں کی طرف ارسال ہو رہے ہیں۔ وصول فرما کر کارخانہ کو مشکور فرما دیں۔

ضروری۔ ہر ایک کاتب اگر وہ اصلاح بھی کر سکتا ہو تو ترجیح دیجاویگی۔ درخواست بنام منیجر البدر قادیان ہو۔

# حقیقی اور کامل احمدی کون نہیں

(۱) وہ جو دعا کیوقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا
(۲) وہ جو جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا ۔
(۳) وہ جو دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا
(۴) وہ جو درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا
(۵) وہ جو پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنے شراب سے قمار بازی سے۔ بدنظری سے خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا ۔
(۶) وہ جو پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا
(۷) وہ جو بد اثر ڈالنے والے بد رفیق کو نہیں چھوڑتا
(۸) وہ جو اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں نہیں انکی بات کو نہیں مانتا اور انکی خدمت سے لاپرواہ ہے ۔
(۹) وہ جو اپنی بیوی اور اسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا ۔
(۱۰) وہ جو اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے محروم رکھتا ہے ۔
(۱۱) وہ جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشا جاوے۔ اور کینہ پرور آدمی ہے ۔
(۱۲) وہ مرد جو بیوی سے اور وہ بیوی جو خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے ۔
(۱۳) وہ جو فی الواقعہ مجھ (حضرۃ مرزا غلام احمد کو) مسیح موعود اور مہدئے معہود نہیں سمجھتا ۔
(۱۴) وہ جو امور معروفہ میں میری (حضرت مسیح موعود کی) اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے
(۱۵) وہ جو مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے
(۱۶) ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز۔ اور انکا ہمنشین۔ اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا۔ جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا ۔

# ضروری احکام از
## (کشتی نوح)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔

سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا ہے

تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو

# اسلام کے فرقہ احمدیہ کا خدا

ایک قادر قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونیکے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے اور باوجود ایک ہونیکے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں۔

انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اسکے لیے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازلی سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کیطرف انسانکے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسجگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی جڑ

یہ خدا ہے جو سلسلہ عالیہ کی شرط ہے۔ اسپر ایمان لاؤ۔ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اسکے عجیب عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں اسنے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ اسنے حضرت مرزا غلام احمد پر وحی نازل کی اور انکے لئے زبردست نشان دکھلائے اور ان کو مسیح موعود کرکے بھیجا۔

# دعا کے بارے میں احکام

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح جو اپنے خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جسپر خدا کی کتاب کی مہر نہیں ۔

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی ۔

تم راستباز اسوقت ہوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کیوقت۔ ہر ایک مشکل کیوقت قبل اسکی جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی - (از مسیح موعود ۱۳)

(خدا کا ہو رہنے کے نتائج) - اگر تم خدا کے ہو جاؤگے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تمہارے لئے جاگیگا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھیگا اور اسکے منصوبہ کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کیلئے سخت غمگین ہو جاؤ۔

ایک شخص جو اپنے پاس ایک خزانہ رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ تمہارا خدا ہر ایک حاجت کیوقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کیلئے ایسے بیخود کیوں ہوتے ۔

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے تم بغیر اسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ ...

# دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

**طبِ روحانی** بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلاں اصلیت واضح ہو جاتی ہے دیکھا ہو اور جسکو ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوتا ہو اسکا بیان اس میں بتلایا گیا ہو جو اثنا اسمیں درج ہیں انپر مشق کر کے انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہو اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہو اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قلابے ملا دئے ہیں اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عقلی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہو جیسے خدا کی اور دیگر ہر ایک دوا یا دوسرے عمل سے اثر مفید یا مضر ہوتا ہو ویسے ہی اسی کو اراد ہ باذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہو اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہو جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بذریعہ دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت ۸ر

**شہادۃ آسمانی** حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کا جواب اس میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہو اور سلسلہ جہاد۔ اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصص

**سرِ مکتوم** یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہو اور نہایت محکم حرف لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہو اور دکھلایا ہو کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہو خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۸ر

**رویائے صالحہ** جس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

**اعجاز احمدی** ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

**قولِ صحیح** پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

**تفسیر القرآن بالقرآن** یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان ع اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو ضمن سپارہ دکھلایا تھا حضرۃ مسیح زمان نے دیکھ کر اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ نہایت عمدہ شیریں زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دل پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ رکے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان مہتمم مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

**نیوفیشن کے سٹ** ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور میل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ سٹ کے سب جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں الکیدخود کافی ہیں نمبر ا بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۳ر نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی اور کام بھی چاندی کا قیمت نمبر ۱ مشتری میل ہوتا جاویگا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ - ایس جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

**عطر عمدہ ہر قسم کا** تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دھوتری چیک و لنگی ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم ڈبہ کے بٹیاں و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار سہری گیس یعنی پٹی کمر بند سواران وسپاہیان و پاجامہ ہر طرح و جوتی خورد وکلاں سادہ و کامدار و بوٹ و گرگابی اور ٹھپی دیسی انگریزی دریچی و لوٹا و دیسی و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلو بند ہر قسم کے خورد وکلاں شانہ مرد و زنانہ لکڑی کی و سینگ کے ہر قسم قفل بھی و پنسل کے ہر قسم خورد وکلاں تولیہ ہر قسم کے ... ہر قسم کی قینچی دیسی و ... ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

**عاقبۃ المکذبین** لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

**اسلام اور اسکا بانی** یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

**صیانۃ الناس** مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب یعنی نئے فاضل امروہی قیمت ار

**الہامی دعا** رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

**کاسر پنجابی** مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات

**نظم برائے منشورات بطریق کاسر** مصنفہ

**روشنائی احمدیہ** ساختہ مرزا عبدالکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

**سرالشہادتین** اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہو مصنفہ

**الفرقان** شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۲۰ کی تختی پر نہایت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے مل سکتا ہے [illegible]

**عکسی تصویر حضرۃ اقدس** ۱۲- کارڈ سائز پر ۶ر کیبنٹ سائز پر ۸ر نصف درجن کو خریدار کو بعوض

**مذکورہ بالا اشتہارات کے حوالہ سے تمام درخواستیں بنام افضل مینجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی**

## ضوابط اخبار البدر

ان کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں ٹائیٹل پیج شامل ہے وہ فالتو صفحہ صرف اشتہارات کے لئے ہے چند اشتہارات کی ضرورت میں بعض اوقات یہ مخزن پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبروں میں وضع کر کے

(۲) مضامین البدر کا خاصہ اور مستقل مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جو کہ حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچ جاتے ہیں بصورتہ ہوئے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علم آمد اور ازدیاد معرفت کے لئے یادد ہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے نکات جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے خلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خرید البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ........ اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) اوقات اشاعت اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کو ساتھ کار خانہ ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) خط و کتابت کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں۔

(۵) عدم رسیدہ اخبار اگر کسی ہفتہ کا پرچہ یا اس کے کسی حصہ میں اخبار نہ پہونچے تو اطلاع دیں۔ چاہئے کہ ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) تبدیل پتہ تبدیلی کی وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر بلا تقاضا کے خود ارسال کیا جاوے تو ۲ ورنہ بذریعہ وی پی جس میں ایک آنہ قیمتی فارم ۲ر برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان کے باہر ... جو خریدار ایک دو ماہ بعد ادائیگی قیمت

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان میں محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائیٹر ان کے اہتمام سے چھپا

# قادیان اور طاعون

(نمبر ۱)

قادیان میں طاعون کی جو وارداتیں ہوئی ہیں ہم افسوس سے بیان کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس نشان الٰہی سے ہمارے منکر اور مکذب کوئی فائدہ اوٹھاتے اور خدا کی کلام کی قدر اور عظمت اور جلال اُنپر کھلتی اونہوں نے بیہودہ سخت ٹھوکر کھائی ہے اور حق اور حقیقت سے بالکل دور جا پڑے ہیں اس ٹھوکر سے بچنے کے لیے محض ہمدردی کی نظر سے ہمنے البدر نمبر ۱۲ جلد ۳ کے صفحہ ۲ پر قادیان میں طاعون کی پیشگوئی کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام کتاب دافع البلاء اور کشتی نوح سے نقل کر دیا تھا تاکہ اگر کوئی بد اندیش مفتری مخبر کوئی غلط خبر ان لوگوں کے پاس ارسال کرے تو وہ ان الفاظ کو پیش نظر رکھکر اوسکی تصدیق کر لیں اور پھر نکتہ چینی وغیرہ کریں۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں کو حق اور دیانت سے کوئی پیار اور محبت نہیں رہی - وہ اس امر کو اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ مخالف فریق کو خوش کرنے اور اپنے پرچون کی اشاعت بڑھانے کی غرض سے ہر قسم کے رطب و یابس کو اخبار میں درج کر کے اپنے ناظرین کی نظر میں وقعت حاصل کریں اور شیطنت کا تاج اپنے سر پر مزین کریں۔

۲ - جو کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمنے البدر میں درج کیا تھا اوسمین کوئی بھی فقرہ ایسا نہیں تھا جس سے یہ مطلب نکل سکے کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہ ہوگی یا احمدی جماعت کا کوئی شخص طاعون سے نہ مریگا۔ اور خود کتاب دافع البلاء اور کشتی نوح میں جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئین تصریحاً یہ امر واضح طور پر تبلایا گیا تھا کہ قادیان یا احمدی جماعت میں طاعون کی مطلق نفی ہم نہیں کرتے بلکہ ضرور ہے کہ کچھ وارداتیں - احمدی جماعت میں بھی ہوں اور قادیان میں بھی طاعون ہو - ہان ہماری طرف سے انجام پر یہ نشان ضرور ہوگا کہ طاعون سے ہماری جماعت بچیگی اور نسبتاً احمدی جماعت طاعون سے محفوظ رہیگی اس لیے ضروری ہے کہ طاعون کا ذکر کرتے ہوئے قادیان اور احمدی جماعت اور اس کلام کی صداقت کو اور اسکے انجام کو اوسی طریق سے پرکھا جاوے جو کہ اوس کے قائل نے مقرر کر دیا ہے - اور ہلاکت کا یہ طریق اختیار نکیا جاوے کہ صادق کی کلام میں اپنے کلام کو دخل دیکر پھر اوسے صادق کا کلام کہا جاوے۔ کیونکہ اس دخل ہی سے پہلی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ خدا نے اون سے انعام و اکرام کے وعدے کئے ہوئے تھے۔ وہ مورد غضب ہوتی رہیں۔ اور اگر بالفرض محال کوئی الہام مطلق عذاب سے حفاظت کا بھی ہوتا تو بھی سنت اللہ اور منہاج نبوۃ کی رو سے وہ ناگہانی عذاب کو جو کہ قوم کی اپنی حالت کے تغیر سے آ سکتا ہے۔ مانع نہیں ہو سکتا۔

۳ - قادیان کے لوگوں پر خدا کا کمال فضل ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی برکت اور طفیل سے یہ لوگ ہلاکت اور بالکل فنا اور نیست و نابود ہونے سے بچائے گئے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام لولا الاکرام لہلک المقام میں اظہار فرمایا ہے۔ اور اہالیان قادیان کی یہ کمال خوش نصیبی ہے کہ ایک برگزیدہ خدا کی اکرام کی وجہ سے انکا اکرام کیا گیا اور انکے آس پاس کے دیہات اور بڑے بڑے امصار اور بلاد بلکہ کل دنیا اس اکرام سے محروم رکھی گئی اور رکھی جاویگی۔ اسکا ثبوت اہالیان قادیان کو اس طرح سے دیا گیا کہ عرصہ چند سال سے قادیان کے اردگرد بلکہ ایک ایک میل سے کم فاصلہ پر جسقدر دیہات ہیں اونمیں سخت بربادی [illegible] ظاہر ہوئی ہے اور کل گاؤن والے اپنے اپنے مکانون کو چھوڑ کر شہر سے باہر نکل گئے لیکن قادیان ہر طرح سے محفوظ رہا حالانکہ طاعون زدہ علاقون کے لوگ کثرت سے یہان آتے رہے۔

جب اس کلام الٰہی کی تصدیق عملی طور پر ہو گئی تھی اور قادیان والون پر یہ امر روز روشن کی طرح کھل گیا تھا کہ ایک پاک اور مطہر وجود کی برکت سے ہمارا یہ اکرام کیا گیا ہے کہ ہم طاعون کی دست برد سے محفوظ رکھے گئے ہیں تو اس نعمت الٰہی کا شکریہ ادا کرنا واجب تھا اور اگر وہ اسے بجا لاتے تو خدا کے انعام و اکرام حسب وعدہ

**وائن شکرتم لازیدنکم**

اور زیادہ دیکھتے۔ لیکن اس انعام و اکرام کی قدر نہ کی گئی ناقدری اگر کی گئی تو یہ کی گئی کہ متواتر تجربہ کے بعد شوخی اور شرارت پر کمر ہمت کو اور چست باندھ لیا گیا۔ اور ایک عظیم الشان نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور تحقیر زور سے کی گئی اور بجائے شکر کے کفران نعمت شروع ہوا تب ضرور تھا کہ سنت اللہ

**ان کفرتم ان عذابی لشدید**

کے موافق ان لوگون کے لیے خدا کی غیرت جوش میں آئی اور اس شوخی اور شرارت کا وہ ثمرہ کچھ تھوڑا سا یہ لوگ ضرور دیکھتے جو کہ عذاب تو ہوتا لیکن ہلاکت نہ ہوتی۔ اور یہ بھی موعود کے الہامات کے ماتحت ہوتا۔ پھر ایک بات اور بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان لوگون کو یونہی غافل نہیں رہنے دیا۔ بلکہ ۸ مارچ ۱۹۰۳ء کو اپنے مامور اور برگزیدہ کی زبان اور قلم سے ان کو متنبہ کیا گیا۔ کہ دیکھو غیرت الٰہی جوش میں ہے اور تمہارا اکرام کیا گیا ہے - بہتر ہے کہ تم شوخی اور شرارت سے باز آ جاؤ جیسے کہ ذیل میں ہم **نسیم دعوت** کے صفحہ ۸۰ سے ایک عبارت نقل کر کے دکھاتے ہیں - جس میں علانیہ طور پر ہمارے آقا و امام نے خاص طاعون سے ان لوگون کو ڈرایا ہے اور نصیحت کی ہے۔ کہ باز آ جاؤ ورنہ طاعون کو تم خود قادیان میں بلاؤ گے۔

وہ عبارت یہ ہے *

۴ - اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ قادیان کے آریون کا یہ حملہ جو میرے پر کیا گیا ہے یہ ایک ناگہانی ہے۔ ان دنون میں کوئی تحریر میری طرف سے شائع نہیں ہوئی۔ اور نہ میرے قلم سے اور نہ میری تعلیم سے اور نہ میری تحریک سے کسی نے کوئی اشتہار شائع کیا۔ پس خواہ نخواہ مجھے نشانہ بنانا اور مجھے گالیان دینا اور میرے سید و مولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت توہین تحقیر کے الفاظ لکھنا اور اس طرح پر مجھے دوہری ایذا پر رکھنا میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسقدر نفسانی جوش کیون دکھلایا گیا۔ بعض قادیان کے آریہ جو میرے پاس آتے تھے بارہا مینے انکو نصیحت دی کہ زبان کی چالاکیون کا نام مذہب نہیں ہے۔ مذہب ایک پاک کیفیت ہے جو ان لوگون کے دلون میں پیدا ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو پہچان لیتے ہیں اور مینے ان کو بارہا یہ بھی کہا کہ دیکھو طاعون کا زمانہ ہے اور دنیا کی تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ جب یہ کسی ملک میں بڑے زور سے بھڑکتی رہی ہے تو اسکا یہ سبب ہوتا رہا ہے کہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر جاتی تھی اور خدا کی طرف سے جو آتا تھا اوس سے انکار کیا جاتا تھا اور جب ہی کہ آسمان کے نیچے اس قسم کا کوئی بڑا گناہ ظہور میں آیا اور بے باکی حد سے بڑھ گئی تبھی یہ بلا ظہور میں آئی۔ اب بھی یہ گناہ انتہا تک پہونچ گیا ہے۔ دنیا میں ایک عظیم الشان نبی انسانون کی اصلاح کے لیے آیا یعنے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نے اس سچے خدا کی طرف لوگون کو بلایا۔ جسکو دنیا بھول گئی تھی۔

لیکن اس زمانہ مین اسی کامل نبی کی ایسی توہین اور تحقیر کیجاتی ہے جسکی نظیر کسی زمانہ مین نہین مل سکتی - پھر خدا جانے چودہوین صدی کے سر پر اپنے ایک بندہ کو جو یہی لکھنے والا ہے بھیجا تا اس نبی کی سچائی اور عظمت کی گواہی دے اور خدا کی توحید اور تقدیس کو دنیا مین پھیلا دے اسکو بھی گالیون کا نشانہ بنایا گیا سو یہ برے دن جو زمانہ دیکھ رہا ہے - اسکا یہی باعث ہے کہ دلون مین خدا کا خوف نہین رہا - اور زبانین تیز ہو گئین - ہر ایک جوش محض قوم اور سوسائیٹی کے لیئے دکھلاتے ہین خدا کی عظمت ان لوگون کے دلون مین نہین -

غرض کئی دفعہ ایسی نصیحتین قادیان کے ان آریون کو کی گئین لیکن نتیجہ برخلاف ہوا - اور وہ خدا کی عظمت سے بالکل نہین ڈرے - شاید دلون مین یہ خیال ہوگا کہ گو طاعون قادیان کے ارد گرد لوگون کو ہلاک کر رہی ہے - مگر ہمین کیا غم ہم تو ٹیکا لگانے کے بعد ہمیشہ کے لیئے طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہو گئے ہین - بڑا العجب ہے کہ ایسے خطرناک دن اور پھر یہ لوگ زبان کو اپنے قابو مین نہین رکھتے نہین سوچتے کہ جس نبی کو ہم گالیان دیتے ہین اور اسکی تحقیر اور توہین کرتے ہین - اگر وہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور وہ خدا کی طرف سے ہے تو کیا یہ بدزبانیان اور بے ادبیان خالی جائین گی -

سنو اے غافلو! ہمارا اور ان راستبازون کا تجربہ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین گواہی دیتا ہے - کہ خدا کے پاک رسولون کی بے ادبی کا انجام اچھا نہین ہوتا - ہر ایک نیک طینت جانتا ہے کہ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے اور ہر ایک ظلم کا پاداش ہے"

۵ - اس عبارت مین خدا کے برگزیدہ نے جتلا دیا ہے کہ یہ حملہ آریون کا میرے پر ناگہانی حملہ ہے - ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ حفاظت عذاب کی جو کفالت اللہ تعالٰے نے لی ہوئی تھی - اوسمین یہ بات داخل نہ تھی کہ اگر یہ لوگ سخت درجہ کی شرارت اور بے باکی پر اتر آئینگے تب بھی اللہ تعالٰے کی غیرت کو جوش نہ آئیگا - بلکہ مذکورہ بالا کلام سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگون کو اطلاع دیدی گئی تھی - کہ اگر تم زیادہ شوخی شرارت کروگے تو ضرور ہے کہ طاعون

کا مزا چکھو - اگر یہ عبارت نسیم دعوۃ مین بھی نہوتی تو بھی خدا کی قدیم سنت اور منہاج نبوت ہماری تائید مین ہے - کیونکہ کسی مقام پر یا قوم پر عذاب کے متعلق جو خبر یا پیش گوئی خدا کے کسی نبی یا مامور کے ذریعہ سے ہوتی ہے - سنت اللہ یہی ہے کہ وہ ہمیشہ مشروط ہوتی ہے - یہ امر ضروری نہین ہوتا کہ خاص اوس پیشگوئی مین شرطیہ طور پر اس سنت اللہ کا ذکر بھی ہو - کیونکہ کسی نبی اور مامور یا سچے ملہم کا الہام کسی صورت مین بھی ایسا نہین ہو سکتا جو ان سنن الٰہی سے باہر ہو جو کہ کتب الہامی اور آسمانی مین اللہ تعالٰے ذکر کر چکا ہے - اور خدا کے مامورین جسقدر پیشگوئیان انذار و تخویف کے متعلق کرتے رہے ہین - ان مین برابر یہی سنت اللہ رہی ہے -

قرآن شریف بڑے صاف طور سے اس امر کو بتلاتا ہے کہ انذار و تخویف کے متعلق الہامات مین اس امر کی کوئی ضرورت ہرگز نہین ہے - کہ کسی شرط کا بھی ذکر ہو - عذاب کے متعلق جو خبر یا پیشگوئی یا الہام ہوگا - وہ اس سنت اللہ کے ماتحت ہوگا - کہ اگر لوگ تضرع اور ابتہال اور توبہ اور استغفار کرینگے - تو وہ عذاب ٹل جاوے گا - اور شوخی اور شرارت پر عود کریگا - یا اگر وہ عذاب کسی مامور کے اکرام کی وجہ سے ٹلا ہوا ہے تو ضرور ہے کہ جب وہ اکرام کھو دیوین تو پھر وہ عذاب اونپر عود کرے -

لیکن ہم کہتے ہین کہ طاعون کے متعلق الہامات مین اس شرط کا بڑے بین طور سے ذکر ہے - جیسے کہ اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرکے فرمایا - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم یعنے خدا تعالٰے کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا - جب تک وہ اپنے نفسون کی حالت کو خود نہ بدلین -

اس کلام مین اللہ تعالٰے نے اپنی سنت قدیمہ اور وعدون کی حقیقی فلاسفی بیان کردی ہے - کہ جب ایک قوم اعمال و افعال سے اپنے آپکو مورد انعام بنا لیتی ہے - تو ہم اوسپر انعام کر دیتے ہین اور جب وہ مورد غضب بنا لیتی ہے - تو ہم اوسپر غضب کر دیتے ہین گویا جیسے جیسے انسان اپنی حالت مین تغیر کرتا جاتا ہے - ویسے ویسے ہی ہمارا قانون بھی اس کے حالت کے لحاظ سے ہو سکے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے -

۶ - عذاب کے اصل بواعث قوم کی شرارت - شوخی - تکذیب و تحقیر کا حد سے بڑھ جانا ہوا کرتا ہے اور اسی لیئے دنیا مین قومون کو عذاب ہوتے ہین - ورنہ مطلق کفر اور فسق کے قومین اس دنیا مین ہلاک نہین کی جاتین پس اگر کسی وجہ سے خدا تعالٰے نے ایک قوم کا یہ اکرام کیا ہے کہ باوجود اسکے کہ وہ ہلاکت کے مستحق تھے - پھر بھی اون کو محفوظ رکھا گیا ہے - اور ایک حد تک اوس قوم کی شوخی اور شرارت پر گرفت نہین کی - تو اسکے یہ معنے نہین ہین - کہ اگر وہ قوم اس الٰہی فضل کی قدر نہ کرے بلکہ کفران نعمت کرکے آگے سے زیادہ شوخی اور شرارت اور خدا کے قائم کردہ نشان کے مٹانے کے کوشش کرے - اور دن بدن قدم آگے بڑھائے - تو بھی خدا تعالٰے ایک مجبور اور مہجور کی طرح چپکے بیٹھا سب کچھ دیکھتا رہے - اور اپنی قدیم سنت اور عادت کے موافق مواخذہ نہ کرے - بلکہ ایسی صورت مین تو وہ سخت ظالم ٹھہریگا - کہ اس سے سابقہ امم کو تو اس قسم کی شوخیون اور شرارتون پر گرفت کرتا رہا لیکن اب اوسکی غیرت اور قدرت اور جلال مین فرق آگیا ہے - اور ایسا بے دست و پا ہو گیا ہے کہ سب کچھ اپنی مرضی کے خلاف دیکھتا ہے - اور کچھ کر نہین سکتا - اور جن راہون سے وہ پیشتر اپنے وجود اور ہستی کا ثبوت دیتا رہا - وہ انھین اب بھول گیا اپنے برگزیدون کا جو اکرام اور پاس آبرو اوسے پہلے تھا - اب وہ نہین رہا اور ان اللہ لا یغیر ما بقوم الخ مین جس سنت اللہ کا ذکر ہے وہ گویا باطل ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ عذاب کا وعدہ جب کسی قوم سے ہو تو اسکے کیا معنے ہوا کرتے ہین - اور اس قسم کے وعدہ ہمیشہ قوم کی موجودہ حالت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہین - اگر یہ بات نہ ہوتی تو بنی اسرائیل پر کوئی بھی گھڑی غضب الٰہی کی نہ آنی چاہئے تھی - کیونکہ خدا تعالٰے نے اونپر بڑے بڑے اکرام کے وعدہ کیے ہوئے تھے - لیکن انکے ساتھ ہی خدا تعالٰے کی یہی سنت رہی کہ جب کبھی وہ اپنی شرارت پر کمر کستے رہے - تو خدا کا عذاب بھی - - - - ساتھ ہی عود کرتا رہا - قرآن شریف جزو ۱۵ کے رکوع اول مین ہی اللہ تعالٰے اونکو مخاطب کرکے فرماتا ہے عسے ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا یعنے تمہارا رب تو اس بات پر آگیا ہے - کہ تم پر رحم کرے لیکن اگر تم اپنی شوخی اور شرارت پر عود کروگے تو پھر ہم

بھی عود کرینگے۔ غرضیکہ ایک کوتاہ اندیش اور جاہل آدمی ہی قادیان مین طاعون پر اعتراض کرسکتا ہے لیکن جنکو خدا کے پاک نوشتون کا علم دیا گیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہین کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ اور اپنی جس سنت قدیمہ کے موافق اسنے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور اور مرسل کرکے بھیجا ہے۔ اپنی اوس سنت کے موافق وہ اپنے کلام کو پورا کر رہا ہے۔ (باقی آیندہ)



# مراسلہ

برادرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

اخبار البدر مین آپنے لکھا ہے کہ جناب راجہ عطا محمد خان صاحب احمدی رئیس یاڑی پورہ کشمیر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کر رہے تھے اور ابھی سالسلہ کلام ختم نہ ہوا تھا۔ کہ راجہ صاحب جان بحق ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ آپ کو اسبارہ مین صحیح واقعات نہین ملسکے۔ اسلیے مین مختصر طور پر اپنی چشم دید واقعات لکھکر ارسال خدمت کرتا ہون۔ امید کہ اپنے گرامی قدر پرچہ مین ان چند سطور کو جگہ دیکر ممنون فرماوینگے۔

اصل بات یہ ہے کہ راجہ صاحب مرحوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک سچے عاشق تھے۔ راجہ صاحب مرحوم باوجود ضعف پیرانہ سالی کے ہمیشہ ایک بجے بلکہ اس سے بھی پہلے رات کو اوٹھ کر عبادت الٰہی مین صبح تک مصروف رہتے تھے نیز چونکہ مرحوم علم طب مین بھی اچھی طرح واقف تھے اپنی جیب سے ادویات خرید کر للہ بیمارون کا علاج کیا کرتے تھے۔ ان کی اس فیاضی کی وجہ سے دور دور سے بیمار انکے پاس آیا کرتے تھے۔ اور دن کو جب کوئی جسوقت انکے پاس آتا تھا تو بڑی نرمی اور توجہ سے علاج کیا کرتے تھے۔

ایک بڑی صفت راجہ صاحب مرحوم میں تھی کہ اپنے ماتحت اور ملازمین سے خواہ کیسا ہی قصور ہو جاتا تھا تو معاف کردیتے تھے۔ الغرض مرحوم کے اخلاق حمیدہ کی تفصیل کے لیئے ایک بڑا دفتر درکار ہے۔

انہی اخلاق کی وجہ سے صاحب ممدوح پر اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت تھی۔ اور بطفیل حضرت امام الزمان علیہ السلام مرحوم کو رویا صادقہ اور کشوف مین بھی بہرہ ملا ہوا تھا۔ چنانچہ پایا جاتا ہے کہ مرحوم پر اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی سے ظاہر فرما دیا تھا کہ اب اس دار فانی سے تجھے رخصت ہونا ہے۔ چنانچہ مرحوم نے مرض موت سے پہلے جبکہ بالکل تندرست تھے۔ تو اپنی کئی خطوط مین جو اپنے دوستون کو لکھے تھے۔ لکھی مین صریحاً کسی مین اشارتاً اپنی وفات کا ذکر بھی کردیا تھا۔ جیسا کہ ایک خط مین جو کہ عبد العزیز جو احمدی کو لکھا ہے اسمین سے ایک شعر مین یہان لکھتا ہون ؎

گل رفت غنچہ رفت چمن برگ ریز شد
مانیز مے رویم تو تنہا چہ مے کنی

اور اسیطرح اپنے گھر مین اہل عیال کو نصیحت کرتے وقت اپنی وفات کا تذکرہ بھی کردیا تھا۔ قبر کھودنے اور کفن لانے کا بھی حکم دیدیا۔ پھر تھوڑے دنون بعد بیمار ہوگئے تو اس مرض موت مین شیر دل خان نامی ایک شخص کو جو مرحوم کے والد راجہ شیر احمد خان کا ملازم تھا اور بسبب قدامت ملازمت کے مرحوم کو اس شخص سے محبت تھی مگر چونکہ یہ شخص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا منکر ہے مرحوم نے اوس بیماری مین آخیر کے دن شیر دل خان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ مین اپنی آنکھون سے تمکو سلسلہ احمدیہ مین داخل نہ دیکھا اور پھر کہا کہ دیکھو میری بات کو مان لے ورنہ پھر حسرت کریگا۔ اسپر اوسنے جواب دیا کہ اگر آپ کو اس بیماری سے شفا ہوئی تو مان لونگا اور آپکے ساتھ دار الامان قادیان جاؤنگا۔ اسپر مرحوم نے فرمایا کہ زنہار یہ خیال دلمین نہ لاؤ یہ شرط لگانی ناجائز ہے کہ میری صحت کو حضرت اقدس کی صداقت کی دلیل ٹھیراتے ہو پھر اوسکے ساتھ اس بارہ مین بہت تذکرہ کرتے رہے اور اسکے ایک جواب مین یون کہنے لگے کہ واللہ باللہ اسمین کوئی شک نہیں کہ یہ وہی مسیح ہے جسکا وعدہ ہمکو دیا گیا۔ اسکے بعد مرحوم نے اپنے منشی کو بلاکر کہا رجسٹر چندہ قادیان لے آؤ اور حساب کرکے مفصل بتاؤ کہ کتنی رقم وصول ہوئی اور کتنی اور کس کس کیطرف باقی ہے مگر منشی نے بدین غرض ٹالنا چاہا۔ کہ ہمارے آقا اسوقت بیمار اور ضعیف ہوگئے ہین تو باتچیت مین انکو تکلیف ہوگی۔ مگر خاتم الخلفاء کا عاشق اور اوسکی خدمات کو تادم مرگ بجالانے والا کب صبر کرتا فوراً خدا کی امداد سے بستر مرگ پر اٹھ بیٹھے اور اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھکر عینک لگائی اور کہا کہ رجسٹر مجھے دیدو ایک خادم نے رجسٹر لادیا۔ مگر دماغی قوت اور آنکھ کی بینائی چونکہ جواب دینے پر آمادہ تھین اس لیئے انہون نے یاوری نہ کی۔ آخر پر منشی کو نرمی سے کہا کہ یہ حساب مجھے صاف کردو۔ جب منشی نے دیکھا کہ میرے ٹالنے سے میرے آقا اپنے فرض منصبی سے باز نہین آئیگا۔ تو فوراً رجسٹر چندہ قادیان لیکر سب حساب صاف کردیا اسی طرح باتون اونکی یا تو حضرت اقدس اور سلسلہ کے متعلق تھین اور یا سورہ یٰسین و دعاء اسم اعظم کا ورد رہتا تھا۔ چنانچہ وقت نزع یا دسکو کیا کہنا چاہیئے جو فی الحال ہی اونکی روح پرواز کرتی ہے۔ دو کس ایک دوسرے گاؤن سے جو احمدی بھائی ملنے کو آئے اور انسے خوب طرح مصافحہ اور محبت آمیز باتین کرکے یہ بھی کہا کہ گوردواس پور والے مقدمات تو گوردواسپور سے منتقل نہ ہوئے اور پھر مختصر مختصر الفاظ مین کچھ ضروری باتین۔ جو اپنے احمدی بھائیون کے ایک ناطہ کے متعلق تھین وہ بھی ادا کین اور پھر اونکو رخصت کرکے جب لیٹ گئے۔

ور جب کئی منٹ تک مرحوم ساکت رہے تو بعد غور کامل حاضرین نے معلوم کیا کہ جان بجانان تسلیم کرچکے ہین۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راجہ صاحب مرحوم اپنے فرائض دنیاوی کو عموماً اور حق تبلیغ کو خصوصاً اچھی طرح ادا کیا اور بڑے آرام سے جماعت احمدیہ کشمیر کو اپنی جدائیگا داغ دیکر چل بسے ؎

چو ختم المرسلین ہم رفت آخر کیست کو ماند؛
بجز ذات مقدس قادر قیوم صمدانی؛

راجہ صاحب مرحوم کی وفات کا واقعہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ رویا مجھپر بھی ظاہر کردیا تھا۔ چنانچہ چند روز پہلے ایک رات بیٹھے خواب مین دیکھا۔ کہ مرحوم نے مجھے ایک گھڑی دی ہے اور فرمایا کہ اس مین دیکھتے رہو۔ کہ جب ۱۴ ر تاریخ کے منٹ ختم ہون تو اطلاع دینا۔ اور مین ۱۴ ر تاریخ کو فوت ہوجاونگا۔ (اطلاع کے لفظ مین مجھے شبہ ہے کہ شاید اطلاع کہا گیا ہے یا نہ) پھر جب راجہ صاحب بیمار ہوئے تو وفات سے پہلے مینے علاوہ اپنے احمدیون بھائیون کے مخالفین پر بھی ظاہر کردیا تھا۔

پھر بعینہ جب ۱۴ ر مارچ کی شام ختم ہوکر عشاء داخل ہوتی ہے تو راجہ صاحب نے وفات پائی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

خاکسار

سرور شاہ احمدی از مقام واتہ ضلع ہزارہ۔ مورخہ ۱۲ ر اپریل ۱۹۰۴ء

## دینی سوالات وفتاوائے

آجکل اخبار ونمیں اکثر اوقات بعض دینی مسائل اور فتووں کا استفسار درج ہوتا ہے جنمیں عمومًا یہ الفاظ ہوتے ہیں کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین وغیرہ وغیرہ جیسے کہ اخبار وطن ۱۵ اپریل میں شایع ہوئے ہیں۔ - اور سیونگ بنک اور دوسرے بنکوں کے سود لینے کی نسبت مسئلہ دریافت کیا گیا ہے۔

پیشتر اسکے کہ علمائے اسلام اسپر کوئی فتویٰ دیویں کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسی صورت میں جبکہ اہل اسلام شل یہود کے فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں - ایک اگر سود کو حرام کہتا ہے تو دوسرا حلال قرار دیتا ہے -

تمام فرقے متفق ہو کر . . . . . . اول یہ فیصلہ کریں کہ علمائے کے اختلاف رائے کی حالت میں کسکا قول فیصل مانا جائیگا جسے وہابی - سنی - شیعہ - نیچری وغیرہ سب آمنا وصدقنا کہکر تسلیم کرلیں گے

بیچارا مستفسر اسطرح سے رہائی پا سکتا تھا کہ وہ لکھدیتا کہ صرف اسلام کا فلاں فرقہ اسکا جواب دے تو قابل تسلیم ہوگا مگر مشکل یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ کے اندر خود اختلاف ہیں ایک فرقہ کے دو عالم خود ایک مسئلہ پر متفق نہیں۔ مسلمانوں کی یہ حالت اور واقعات موجودہ کے لحاظ سے حل مسائل کی ضرورت پکار پکار کر ایک حکم اور عدل کے وجود کا تقاضا کر رہی ہے کہ جسکے جھنڈے کے تلے اسلام کے ہر فرقہ وملت کے آدمی جمع ہوں اور اسکا قول ناطق مانا جائے۔ کوئی انجمن اور کوئی ندوہ اور برگزیدہ افراد قوم کا مجمع خود یا اپنے انتخاب سے تقوی کو مدنظر رکھکر اس ضرورت کو پورا نہ کرسکیگا ہاں رسالت کی گدی کا سچا جانشین جسے خود خدا کردے یہ اسکا کام ہے۔ سو صاحبو ہمارے نزدیک تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور اگر تم کو خدا کا خوف اور نیک خاتمہ کی ضرورت ہے تو ہمارے اسمضمون پر خشیۃ اللہ سے نظر ڈالکر تلاش کرلو کہ وہ کون ہو سکتا ہے۔

## خبریں

امیر کابل کو خداداد میں پر ندوں کا شکار کھیلتے ہوئے کہ بندوق پھٹ گئی بائیں ہاتھ کو چوٹ آئی ایک ٹکڑہ آپکے چہرہ کو لگا۔ لیکن کوئی شدید ضرب نہیں آئی۔

(جنگ) - مقام جنگ سائنگ واقعہ یالوندی پر روس وجاپان کی سخت جنگ ہوئی ہے ۶۰۰ روسی قتیل ہوئے ہیں۔

منچوریا ریلوے پر برفانی پہاڑے پڑے ہیں جس سے ریلوے بند ہو گئی اور پل ٹوٹ گئے۔

روزانہ پیسہ اخبار کے کالموں میں لمبی چوڑی نظموں پر زور دینے اور جلسونمیں انکے سنائے جانیکے برخلاف ریمارک نکلتے ہیں مگر خود روزانہ پیسہ اخبار میں اکثر اوقات دو دو طویل کالم ایسی ہی نظموں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ شاید بذریعہ اخبار انکو قوم کی خدمت میں پیش کرنا مضر نہ خیال کیا جاتا ہو بہرحال لم تقولون مالا تفعلون کی شان ہے۔

طاعون مدراس میں نمودار ہو گئی ہے ابھی تک یہاں پر اسکا نام ونشان نہ تھا حالانکہ ۸ برس سے ہندوستان میں اسکا قدم ہے

مسٹر عبد الحق صاحب احمدی نومسلم ساکن لودہیانہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے تھے الحمد للہ کہ امسال امتحان بی - اے میں بفضل خدا کامیاب ہو گئے ہیں - ہم انکو اس کامیابی پر مبارک دیتے ہیں -

اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال عاشورہ محرم کے باعث اکثر بلاد وامصار میں سنیوں اور شیعوں کے مابین جھگڑے فساد ہوئے ہیں

روس میں دو ہزار مستورات جنگ کی خدمت کے لئے تیار ہوئی ہیں اپنا خرچ خود دیں گی -

جاپانی بیڑہ نے ایک اور حملہ پورٹ آرتھر پر کیا ہے روسی بیڑہ نے تعاقب کیا مگر پسپا ہو گیا -

ایک روسی جہاز سرنگ کے پھٹنے سے پلٹ گیا صرف کپتان - ۵ افسر اور ۳۲ جوان بچائے گئے -

**ملکی قومی جوش** جاپان میں جو ایک ملکی قومی جوش اسوقت جنگ کے موقعہ پر پایا جاتا ہے وہ اسقابل ضرور ہے کہ تواریخ کے اوراق میں محفوظ رہ کر آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے قابل تقلید یادگار رہے - اندنوں ساحل پر ایڈمرل ٹوگو کو ساحل پر دوسو جوانوں کی ضرورت تھی جسپر پانچہزار نوجوانوں کی درخواستیں آئی تھیں جنمیں سے اکثر درخواستیں اپنے خون سے لکھی ہوئی تھیں - سرمایہ جنگ بہی فراہم کرنے میں جاپانیوں نے عمدہ نمونہ ملکی خدمات کا دکھلایا ہے - ٹوکیو میں ایک دس سال کے معصوم بچے نے ساڑھے ا شلنگ یعنے سات روپیہ ہماری رقم جو اسکے جیب خرچ کا اندوختہ تھا - چندے میں دی - مقام کوب میں ایک ۶۵ برس کی ضعیف عمر رسیدہ بیوہ لکڑی کے بل چلتی ہوئی آئی - اور چندہ جنگ کا ایک فارم لیکر اسپر ۱۵ ہزار روپیہ کی رقم چندہ میں لکھدی - جسپر لوگوں کو تعجب ہوا تھا اسنے بتلایا کہ میرے خاوند نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ کسی بڑے جنگ کے پیش آنے پر تمام جائداد سرمایہ جنگ کو وقف کیجاوے اسکی تعمیل کی گئی -

جوش تو بہت ہے مگر انجام کار فتح ونصرت خدا کے ہاتھ میں ہے - دیکھیں اسکی نظر میں کون وارث کامیابی ہے -

**چین اور روس کا بگاڑ** - چین نے ایک فوج دیوار چین کے اس پار بھیجدی ہے جس سے حکام روس چونک پڑے ہیں روس نے چین کو فہمائش کی ہے کہ وہاں سے فوج واپس کرے - لیکن چین پروا نہیں کرتا ہے - روس کے حکام دھمکی دیتے ہیں کہ اگر واپس نکرو گے تو جاپان سے اول پیکن کا صفایا ہم کریں گے - چینیوں کا خیال ہے کہ جاپان اور وہ ایک ہیں اگر جاپان کو صدمہ پہونچا تو ہمیں ضرور پہونچیگا - اگر چین جاپان کے ساتھ ملیگا حالانکہ اسکا اقرار بالکل الگ رہنے کا ہے تو اندیشہ ہے کہ چین کی سرکوبی میں تمام یورپ کی طاقتیں زور لگادیں -

روسی امیر البحر ماکاروف کے غرق ہو جانیسے روس ماتم میں پڑا ہوا ہے - تمام عشرت کدے ماتم کدے بنے ہوئے ہیں جہاز پیٹرو پولسک جس میں امیر البحر تھا - پورٹ آرتھر کے روسی بیڑے میں سب سے زیادہ مضبوط جہاز تھا - اور دوران محاصرہ میں تمام صدمات سے محفوظ رہا تھا روسی بیان کرتے ہیں کہ ایک روسی سرنگ سے ہی ٹکرا کر یہ غرق ہوا ہے - جاپان کا بیان ہے کہ ہم نے آ غرق کیا - خواہ کچھ ہی ہو مگر اسمیں شک نہیں کہ روس کا نقصان سخت ہوا ہے - اور تعجب ہے کہ ابھی تک واقعات سے جاپان ہی غالب نظر آتا ہے - روسی امیر البحر کے غرق ہونیسے روس میں ماتم اور جاپان میں خوشیاں ہیں -

قیصر جرمن نے زار روس کو کمال ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے اور ایڈمرل کی وفات پر روس کے ماتم کو اپنا ماتم ظاہر کیا ہے

ممبران پارلیمنٹ انگلینڈ کی رائے ہے کہ اگر امیر البحر کی وفات جیسا عظیم واقعہ خشکی پر پیش آتا تو وہ زیادہ مایوسی کن ہوتا - لیکن یہ ایک بحری حادثہ ہونیکی وجہ سے چنداں سنجیدہ نہ سمجھنا چاہئے -

جیسے علم بھی پڑھکر سچی صداقت کا حال معلوم کر سکتا ہے ۔

(۵) رسول کریم صلعم نے فرمایا اطلبوا العلم ولو بالصین پس اگر امیر کابل کے ملاؤن نے انگریزی پڑھانے سے روکا تو اپنا ہی نقصان کیا *

(۵) یسوع کو خدائے وحدہٗ لاشریک کہنا بڑے تعجب کی بات ہے جبکہ باپ اور روح القدس اس کے ساتھ ملائے جاتے ہیں اور پھر ایسا کہ خدا کی لامحدود ذات کو محدود بنایا جاتا ہے تو دنیا میں بھی لاشریک ثابت نہیں ہوا کیونکہ اس سے بہت سے یہان بھی ہو سکتے *

(۶) ”ازلی“ ہم تو آپ ہی سے سنتے ہیں کہ وہ یوسف نجار کے گھر مریم کے بطن سے پیدا ہوا پھر ازلی چہ معنی وارد آپ ہی کا اقرار ہے کہ اس نے صلیب پر موت پائی پس ابدی چہ معنے ۔

”خالق“ جو دنیا میں اپنے لئے گھر بھی نہ بنا سکا ”لومڑیون کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندون کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے اتنی جگہ بھی نہیں کہ وہ اپنا سر رکھ سکے *

”رازق“ ”جسے انجیر کے کھیت سے پھل توڑنے کی اجازت نہ دی جاتی“

”لازمانی“ ”سنہ ۱۹۰۴ء کس کی یادگار میں ہے!

”لامکان“ ”ناصرت میں کس نے پرورش پائی؟

”منجی دارین“ مگر اسی صورت میں جبکہ خود صلیب کی موت سے محفوظ رہتا ۔

”حشر و نشر اس کے اختیار میں ہے“ مگر ایک حواری کا دل اس کے اختیار میں نہیں ۔ چند یہودیون پر قابو نہیں *

(۶) دو ہزار سال پورے تو اب تک بھی نہیں ہوئے پس یہ تقریبًا لکھا گیا ہے دوسرا ایسا عقیدہ رکھنے والے تو دو ہزار سال سے ہی اس کے خدا ہونے کے معتقد ہیں

گو یہ خیال فاسد بعد میں پھیلا ہو اے میرے خداوند کہنے سے بالکل یسوع کا خدا ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہتا ہے اے میرے صاحب! ایسا ہی ربی یعنی معلم ہم بائیبل میں اس کے کئی حوالے دیکھتے ہیں *

(۷) ”تیری بادشاہت آوے“ کی دعا میں مدت العمر مانگی جاتی ہیں ۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بادشاہت ہی سے انکار کر دیا حالانکہ اس میں واہم ہو سکتا تھا کہ شاید یہودی ایسا ہی بادشاہ بنانا چاہتے ہوں جیسا کہ صلیب کے موقعہ پر بنایا اور نمونہ تو پوچھا گیا تھا اس بات کا کہ کبھی یسوع کو بھی یہ موقعہ پیش آیا کہ اسے قوم کی طرف سے بادشاہت پیش کی گئی ہی شرط پر کہ وہ اپنے دعوے سے باز آجائے اور پھر اس نے اس کو نا مقبول کیا ہو ۔ ایسا نمونہ ہرگز نہیں مل سکتا ۔ آؤ میں تمہیں بتاؤن کہ یسوع ”اکیلا پہاڑ کو کیون الگ گیا“

بات یہ ہے کہ وہان چند لوگون نے سمجھا کہ یہ ”وہ نبی“ جو جہان میں آنے والا تہا ۔ مگر مسیح خوب جانتا تہا کہ میں ”وہ نبی“ نہیں اس لئے وہ پہاڑ کو چلا گیا کیونکہ اپنے تئین اس پیشگوئی کا مصداق نہ سمجھا ۔ اسے خوب معلوم تہا کہ ”وہ نبی“ حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہے جو ”بادشاہ ہوگا“ میں تو صرف اجاتی زنگ بنی اسرائیل کی کھوئی بہیڑون کے لئے آیا ہون سمجھے آپ؟ انصاف شرط ہے *

(۸) بیشک ”وہ محمد“ قابل حمد و ستائش ہے جس کی پیروی سے انسان فرشتون میں داخل ہو سکتا ہے ۔ دور کیون جاتے ہو ۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ۔ اسی کی آخری جماعت (احمدی) کا نمونہ دیکھ لو ۔ اور کسی اونٹ والے کا قصہ نہ پیش کرو ۔ ورنہ ہمکو بھی پھر اس کے مقابلہ میں ان خونریزیون کا حوالہ دینا پڑے گا جو ابن اللہ اور صلح کے مدعیون نے پچھلے زمانے میں دکھائیں والسلام علی من اتبع الہدیٰ

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء (احمدی گوجراتی)

## کسر صلیب

## سیر یورپ

ایک دلیسی عیسائی نامہ نگار انگریزی اخبار کو لکھتا ہے کہ یورپ صرف برائے نام ایک براعظم ہے اور مجھے اس کے بڑے بڑے مہذب اور تعلیم یافتہ ملکون کی حالت دیکھکر ـ تاسف آیا در حقیقت دینداروں کی تعداد بہت ہی کم ہے ایک انگلیکن پادری نے بتلایا کہ لنڈن کے ۵، فیصدی لوگ کبھی گرجے میں داخل نہیں ہوتے جس کی آبادی ساٹھ لاکھ کے قریب ہے ، یہ بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد معلوم ہوا ۔ اب لنڈن سے ہی تمام براعظم یورپ کی مذہبی حالت کا موازنہ کر لیں ۔ کچھ بڑھے ہوئے ایسی نکلیں جہان تک مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے کوئی بھی اس سے بہتر نہیں پایا بلکہ ہر جگہ اس سے بھی بدتر حالت دیکھی ۔ کوپن ہیگن کو لیجئے کہ اس کی آبادی تقریبًا پانچ لاکھ کے قریب ہے اور اس میں ۲۷ گرجے ہیں جن کو میں نے دیکھا ۔ اور عبادۃ بھی کی اوسطًا ہر ایک میں چھ سو سے آٹھ سو تک آدمی ہونگے ہیں لیکن ہم ہزار ہی فرض کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ڈنمارک جیسے ملک کے دارالخلافہ میں صرف چالیس ہزار عیسائی ہیں اور وہ بھی خدا جانے کس کس غرض کے لئے ہیں

اور باقی چار لاکھ ساٹھ ہزار ایسے ہیں جن کا کوئی مذہب ہی نہیں ہے میں نے ایسے ایسے شہر بھی دیکھے ہیں جن کی آبادی بارہ ہزار کے قریب ہے مگر ان میں گرجا صرف ایک ہی ہے یا کوئی بھی نہیں ۔ ہندوستان کے یورپین کو ہی دیکھ لو اپنے مغربی بھائیون کا ایک عمدہ نمونہ ہیں فرانس اور اٹلی جیسے کیتھولک ممالک میں صرف عورتیں ہی ہوتی ہیں جو کہ عشاء ربانی اور گناہون کا اقرار کرنے جاتی ہیں ۔ جہالت اور وہم پرستی خطرناک طور سے پھیلی ہوئی ہے خدا کا کلام ان ممالک میں ایک بند کتاب کی طرح پڑا ہوا ہے ۔ ـ امسیحیت

برائے نام رہ گئی ہے طبیعتیں مادہ پرست ہو گئی ہیں دہریت ہر جگہ نظر آرہی ہے مشتری و زہرہ زحل کی پرستش تو چھوڑ دی مگر تمباکو شراب ۔ شہوت پرستی اور دولت کی پرستش کرنی شروع کر دی پس نفسانی خواہشیں ان کا معبود ہیں اور وہی ان کا الہ ہو گئیں ہیں بخلاف ہند کے باشندے کے یورپین قدرتًا لا مذہب ہوتا ہے ۔ آب و ہوا ہی اسے ایسا بنا دیتی ہے ۔ بچپن سے ہی اسے یہ دھن لگ جاتی ہے کہ سردی اور بھوک کی تکالیف کا کس طرح سے مقابلہ کیا جاوے ۔ اور کس طرح زندگی کی ضروریات اور آسائشیں بغیر ذراسی تکلیف کے مہیا ہو جائیں اس حالت میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ جب کہا جاتا ہے کہ یورپ سے کوئی مذہب نہیں نکلا یہ حقیقت الامر ہے کہ یورپ کسی مذہب کا زادبوم نہیں ہوا اس میں نکتہ یہ ہے کہ آب و ہوا کی شدت اور پیداوار کی قلت کی وجہ سے بیچارے یورپینون کی زندگی کے گہرے اصولون اور روحانیت کے پیچ در پیچ معاملات میں سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا ۔ بخلاف ایشیا کے جہان کی پیداوار کے افراط اور موسم کی خوشگواری کے باعث بیٹھ کر سوچنے کا خوب موقع مل سکتا ہے

(ماسٹر محمد دین قادیان)

## رعایتی قیمت

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تصنیفات رعایتی قیمت پر دفتر البدر سے ملتی ہیں ماہ ستمبر تک خرید لینی چاہئیں ورنہ پھر یہ رعایتی موقعہ نہ ملیگا

| نام کتاب | | اصل قیمت | رعایتی قیمت |
|---|---|---|---|
| آیات الرحمٰن | صفحہ ۲۰۰ | عـ/ | ۸/ |
| تحذیر المومنین | صفحہ ۴۰ | ۸/ | ۳/ |
| اعلام الناس | صفحہ ۱۰۰ | ۴/ | ۳/ |
| منکات المعارف | ” ۶۴ | ۴/ | ۲/ |

# دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

**طبّ روحانی** بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہی اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہی اور جسکی ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا بہت مجمل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہی جو بہت آسانی سے سیکھا جا سکتا ہی۔ مشق کرنیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغہ کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قلابے ملادئے ہیں اور انکے مشتاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہی لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیۂ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہی جیسے خدا کا دیا ہوا ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہی اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کی متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

**شہادۃ آسمانی** حصہ دوم داول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کی جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

**سرّ مکتوم** یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہی اور مسائل حرمت لحم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہی خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہتھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

**رویائے صالحہ** جس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲ر

**اعجاز احمدی** ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

**قول صحیح** پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہی قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

**عاقبۃ المکذبین** لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان - بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار-

**اسلام اور اسکا بانی** یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

**صیانۃ الناس** مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

**الہامی دعا** - رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

**کامن پنجابی** مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات

**نظم برائے مستورات** بطریق کامن مصنفہ

**ردّ سنائی احمدیہ** ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم ۸ر تاجروں کو

**الشہادتین** اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے زمانہ میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

**الفرقان** شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۲۰/۴ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف

دفتر البدر سے ملسکتا ہے

**عکسی تصویر حضرۃ اقدس** ع - کارڈ سائز پر ہر کیبنٹ سائز پر نصف درجن کے خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے تمام درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

**تفسیر القرآن بالقرآن** یہ ایک بےنظیر تفسیر ہی جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کی ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان ع اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے ذکر فرمایا اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بےنظیر تفسیر زبان بھی نرالی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں بہتر ترجمہ والی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہی خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ار پارہ عم ۲ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

**بٹن فلیشن کے سٹ** ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہی فائدہ یہ ہی کہ بازار کے سٹ جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایکدفعہ کافی ہیں نمبر ا بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱ر نمبر ۲- بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر نمبر ۳ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۱ر نمبر ۴ سنہری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

**عطر عمدہ ہر قسم کا** روغن خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹکہ ولنگی ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم دہر کے بنیان وجراب ہر طرح کی ولیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیٹس یعنی پٹی کمربند سواران وسپاہیان و پاجامہ ہر طرح و جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار و بوٹ و گرگابی و تسمہ دیسی و انگریزی و پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کے و سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و مینل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے ... ہر قسم کی قینچی دیسی و ... ہر قسم کی چاقو دیسی و ولیتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

## ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہیئے)

(۱) حجم اخبار کا صفحے ہیں جس میں ٹائیٹل پیج شامل ہے دو صفحہ صرف اشتہارات کے ہوا کرتے ہیں بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں وضع کر کے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ہیں جو اوسط ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہنچایا جاتا ہے بصورت ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علم و آمد او ازدیاد معرفت کے لئے بارہا کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کیے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے نکات مدجماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ ہر دو نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ سے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) عدم رسید اخبار اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہوا ور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتا بدلنا ہی ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) چندہ سالانہ پیشگی اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے تو ہ پیشگی ہ بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ۸ر ... **برٹش فارن ممالک** یعنی ہندوستان سے باہر ہے - جو خریدار رکید وہ ماہ بعد ادا ہیگی قیمت

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد افضل معراج دین صاحب پرو پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا